

سوانحاً مضامین

رِشحاتِ قلم 

محمد عادل اریاوی

صفحہ نمبر	عناوین	نمبر شمار
11	رمضان المبارک افضل ترین مہینہ	۱
12	رمضان کے استقبال میں جنت کی آرائش	۲
12	رمضان المبارک نیکیوں کا موسم بہار	۳
13	رمضان کا تعارفی خطبہ نبی پاک ﷺ کی زبانی	۴
14	رمضان کی برکتوں کا اثر	۵
15	رمضان تلاوت کا موسم بہار	۶
17	امت محمدیہ پر پانچ خصوصی عنایتیں	۷
18	رمضان المبارک کی تیاری (جنتوں والا مہینہ)	۸
18	رحمن کی مخصوص رحمتیں	۹
19	ضروری راشن وغیرہ کی خریداری	۱۰
19	رمضان المبارک کا تقاضا	۱۱
20	اہمیتِ رمضان اور اس کی تیاری	۱۲
20	سحری کا وقت	۱۳
21	افطار کے وقت کی اہمیت	۱۴
21	عصر کے بعد کی اہمیت	۱۵
22	رمضان کی ناقدری کرنے والے کے لئے بددعا	۱۶
22	رمضان میں گناہوں کی بخشش	۱۷
23	رمضان میں لاکھوں افراد کی جہنم سے خلاصی	۱۸
23	رمضان کے روزے کی اہمیت	۱۹
24	رمضان کے روزے کی تلافی نہیں ہو سکتی	۲۰
24	روزے کی حکمتیں	۲۱
25	روزہ کس پر فرض ہے؟؟؟	۲۲
28	روزے کی نیت اور وقت وغیرہ سے متعلق احکام	۲۳
29	سحری کے مسائل	۲۴
30	افطار کے مسائل	۲۵
30	روزہ کو فاسد کرنے اور نہ کرنے والی چیزیں	۲۶

32	رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کا اہتمام	۲۷
32	اعتکاف کا بیان	۲۸
32	اعتکاف کیا ہے؟؟؟	۲۹
33	اعتکاف کی اہمیت و فضیلت	۳۰
33	رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف	۳۱
34	عام معاشرہ میں اعتکاف سے بے رغبتی	۳۲
34	تراویح کی نماز دو رنوت و دو صحابہ میں	۳۳
35	تراویح میں ختم قرآن	۳۴
43/36	مختلف موضوعات رمضان کے تعلق سے	۳۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریر علی از

حضرت الاستاذ مولانا محمد رشاد نواز عظمیٰ دامت برکاتہم

(استاذِ حدیثِ اراعلوم جامع الہدیٰ گلشہید مسرہ اباد)

الحمد لله رب العلمین و الصلوٰة و السلام علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

بلاشبہ رمضان المبارک کا مہینہ اللہ کی عبادت اور قربت کا بہترین ذریعہ ہے، نیکیاں حاصل کرنے کے اعتبار سے گویا موسم بہار ہے۔
زیر نظر مضمون سوغاتِ رمضان فضائلِ رمضان کے موضوع پر نہایت اہم اور روح پرور ہے۔ مضمون ہذا کو بالاستیعاب پڑھ کر بے حوشی اور مسرت ہوئی۔

عزیز گرامی (مولوی محمد عادل سلمہ اریاوی) نے اپنے مضمون کو قرآن کریم کی آیت مبارکہ یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم کی روشنی میں تقویٰ، تزکیہ نفس اور اصلاحِ معاشرہ کے مختلف پہلوؤں کو علمی و اصلاحی انداز میں بہت سلیقے سے واضح فرمایا ہے۔ تحریر میں اس بات کا خاص خیال کیا گیا ہے کہ مضمون فضائل کے ساتھ امت مسلمہ کے لئے دعوتِ فکر ثابت ہو۔
موصوف نے مضمون میں اعتدال اور اخلاصِ اعمال سنتِ نبوی ﷺ کی پیروی پر بھی زور دیا ہے، جو یقیناً قابلِ تحسین ہے۔
احقر دعا گو ہے کہ رب جہاں اس علمی و اصلاحی کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیں اور قارئین کے لئے اصلاح کا ذریعہ بنائے (آمین یارب العلمین)

خیر اندیش

(حضرت مولانا) محمد شاہ نواز عالم قاسمی (صاحب)

خادم تدریس مدرسہ جامع الہدیٰ

۲۹/ شوال ۱۴۴۷ھ

تقریظِ عالی از

مفتی محمد ظہیر صادق حسامی ندوی

(استاذ شعبہ افتاء و قضاء و ڈاکٹر عرش اسٹیج کیشنل، اکیڈمی، حیدرآباد)

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم فضل ہے کہ اس نے اشرف المخلوقات بنایا اور ایمان کی عظیم بیش بہا نعمت سے سرفراز کیا، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنی صلاحیت ضرور عطا فرمائی ہے کہ انسان اچھے برے نیک و بد صحیح اور غلط میں تمیز کر سکتا ہے، اور مزید یہ کہ ایک اللہ کی پہچان کی سمجھ بوجھ اور اس کی عبادت کی توفیق بھی عطا فرمائی، یقیناً ایک اللہ کی ہی عبادت کرنی ہے، اور اسی کی رضا کو پائیگی کوشش کرنی ہے، گرچہ بہت سے انسان اس حقیقت سے دور ہیں مگر سچ یہی ہے کہ ایک اللہ ہی کی عبادت اور پیارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے ذریعہ انسان مقام عروج تک پہنچتا ہے، ویسے تو روزمرہ مسلم بندہ کو عبادات کا اہتمام ضروری ہے مگر کچھ ماہ و سال اور لیل و نہار اللہ نے اتنے قیمتی بنائے ہیں کہ ان میں اشتغال عبادات کے ذریعہ اللہ کی خوشی کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

انہی ماہ و سال اور ایام میں سے ایک ماہ رمضان ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو سب سے قیمتی تحفہ عطا کیا ہے وہ رمضان المبارک ہے، جب ماہ رمضان کی آمد ہوتی ہے تو آسمانوں سے رحمتوں اور برکتوں کا سیلاب امڈ آتا ہے، دل کی ویرانیاں سرسبز و شاداب ہو جاتی ہیں، اللہ کے چنڈہ اور نیک طبیعت کے مالک حضرات اس مقدس مہینے کی برکات کو پورے طور پر سمیٹنے میں متوجہ ہو جاتے ہیں، تاکہ یہ تمام خیر و برکات اور ثواب ان کیلئے ذخیرہ آخرت بن جائے،

رمضان کی فضیلت اور اس کے متعلقات پر ہمیشہ مضامین لکھے جا چکے ہیں اور مستقل کتابیں بھی موجود ہیں، اور جب تک دنیا قائم ہے ان شاء اللہ ایسے موضوعات پر ہمیشہ کتابیں اور مضامین لکھے جاتے رہیں گے، مگر ہر شخص کا اپنا ایک انداز تحریر ضرور ہوتا ہے۔ یہی انداز تحریر اور تحقیق ایک مصنف کو ممتاز بناتا ہے، ایسے ہی قلم کاروں کی فہرست میں ایک جوان طالب علم جو بھی علم دین کی تحصیل میں مصروف عمل ہیں، اور جن کا دل رمضان کی عظمت سے معمور ہے، اپنے قلم سے ایک قیمتی سونات ”سوغاتِ رمضان کی شکل میں پیش کر رہے ہیں، ویسے تو سوغات کے عام معنی تحفہ کے آتے ہیں، مگر اردو ڈکشنری جیسے فرہنگ آصفیہ وغیرہ میں اس کے معنی ہیں، وہ چیز جو سفر سے لوٹنے کے بعد پیش کی جاتی ہے اس کو سوغات کہتے ہیں، گویا کہ موصوف نے اپنا علمی سفر مکمل ہونے سے پہلے پہلے ہی پیشگی قارئین کو قیمتی سوغات پیش کر دیا ہے۔

یہ کتاب محض کاغذ پر سیاہی کے چند حروف نہیں، بلکہ ایک عاشقِ رمضان کی تڑپ ہے، ایک طالب علم نبوت کی عقیدت ہے، اور ایک آنے والے عالم دین کی پیشکش ہے جو ابھی علم دین کی راہوں پر گامزن ہے، مگر ان کا دل پہلے ہی سے علم و عمل کی شمع سے منور ہو چکا ہے، مولانا محمد عادل اور یاقوت صاحب نے اس کتاب میں رمضان کی روح کو الفاظ کا لباس پہنایا ہے، یہاں روزے کی حکمت، تراویح کی لذت، دعاؤں کی تاثیر، صدقات کی فضیلت تلاوت قرآن کی تاثیر، اور لیلیۃ القدر کی تلاش سب کچھ ایسے سلیس اور دل نشین انداز میں بیان کیا ہے کہ قاری کا دل بے

اختیارِ رمضان کی طرف بھیج جاتا ہے، یہ سوغات نہ صرف معلوماتی ہے بلکہ ایمان و یقین سے لبریز ہے، اس میں وہ سادگی اور جذبہ عمل پنہاں ہے جو نئی نسل کو متاثر کرتی ہے، وہ عقیدت ہے جو پرانے دلوں کو تازگی دیتی ہے، اور وہ بصیرت ہے جو قاری اور طالب علم کو راہِ راست پر رہنے کی راہ پر بھی عالم بننے کی راہ پر بھی مگر ان کی تحریر میں سلامت، لطافت، قوت اور انداز بیان کی جدت و ندرت صاف طور پر نظر آتی ہے،

جب قارئین اس کتاب کو شوق کے ہاتھوں سے اٹھا کر ذوق کی آنکھوں سے پڑھیں گے تو ایسا معلوم ہوگا جیسے رمضان کے برکات بکڑا بن کر ہاتھ میں آگیا ہو، اس کے اوراق پلٹیں گے تو دل میں سکون اترے گا، آنکھیں نم ہوں گی، اور زبان سے ضرور دعا نکلے گی کہ اے اللہ! اس نوجوان عالم دین کو قبول فرما، اس کے علم میں برکت دے، اور اسے امت مسلمہ کے لیے نفع بخش عالم بنا دے۔۔۔

محمد عادل اور ریاضی صاحب کی یہ کاوش قابل تحسین ہے، یہ سوغات رمضان ہر اس گھر میں پہنچنے کے لائق ہے جہاں رمضان کو دل سے مانا جاتا ہے، اور اس کی قدر کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، اس کے مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور انہیں مزید توفیق دے کہ وہ دین کی خدمت میں پیش قدمی کرتے رہیں، ایک بہترین قلم کار، بہترین مصنف بنائے کہ ان کے قلم کی طاقت سے اور ان کی شاندار تحریروں سے پوری دنیا مستفید ہوتی رہے، اور سب سے بڑی دعا یہ ہے کہ اللہ ان کی تمام اچھی تحریروں کو ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی امداد الحق بختیار قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالی استاذ حدیث و افتاء جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد انڈیا

الحمد لله الذي أيقظ القلوب بمواسم الطاعات، ونبه الغافلين بقرب النفحات، ومن على المؤمنين ببعث النبي صاحب الخيرات والبركات صلى الله وسلم وبارك عليه، وعلى آله وصحبه أجمعين، والتابعين له بإحسان إلى يوم الدين، وبعد:

اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک تمام امتوں میں سب سے بہتر امت، اس کے حبیب نبی کریم صلی علیہ وسلم کی امت ہے، اسی لیے اس امت کو بے شمار نعمتیں عطا کی گئی ہیں اور اس امت کی مغفرت کے لیے بہت سے مواقع عنایت کیے گئے ہیں، انہی عظیم نعمتوں میں سے ایک رمضان المبارک کا مہینہ ہے، اس ماہ مقدس کی عظمت ناقابل بیان ہے، اس کی برکتیں بے شمار ہیں، اس کے فوائد لا تعدد ہیں، رمضان کریم کی ہر گھڑی انمول ہے، اس ماہ مبارک میں روزہ، تراویح، سحر، افطار، اعتکاف اور تلاوت و عبادت کے علاوہ بھی دیگر اوقات میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں، مغفرت کے فیصلے ہوتے رہتے ہیں، جہنم سے آزادی کے پروانے جاری ہوتے ہیں اور بے شمار مؤمنین کے لیے جنت کا ضمانت نامہ صادر کیا جاتا ہے۔

لہذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ اس مہینہ کی قدر و قیمت کو پہچانے، اس کا صحیح ادب و احترام بجالائے، اس کے روز و شب کو عبادت سے معمور کرے، اس ماہ کی مخصوص عبادتوں کو پورے ذوق و شوق اور سُن و آداب کے ساتھ انجام دے، اس مبارک مہینہ کی برکتوں سے بہرہ ور ہو، اس کی رحمتوں سے سرفراز ہو اور بالآخر اپنی مغفرت کے حصول میں کامیاب ہو۔

اس کے لیے ضرورت ہے کہ ہمارے پاس کوئی مختصر سی ایسی کتاب ہو، جس سے ہمارے اندر ماہ مقدس کی عظمت کا صحیح احساس پیدا ہو، جو ہماری رہبری بھی کرے اور ہمارے حوصلے کو ہمیر بھی کرے، جو ہمارے اندر شوق و ذوق کا طوفان بھی لائے اور غلطیوں میں پڑنے سے بھی بچائے، ایسی کتاب جو اس ماہ کی عظمت، تقدیس، قدر و قیمت اور اہمیت اور عشق و محبت کو ہمارے دل میں پیوست کر دے۔

میں سمجھتا ہوں کہ مولانا عادل اریاوی صاحب کی کتاب 'سوغاتِ رمضان' اس حوالے سے بہت مفید ثابت ہوگی، مولانا موصوف نے مختلف ذیلی عناوین کے تحت رمضان المبارک سے متعلق تقریباً تمام بنیادی گوشوں کا احاطہ کیا ہے؛ چنانچہ اس کتاب میں رمضان کی فضیلت کا بھی ذکر ہے، اس کی افادیت اور معنویت کا بھی بیان ہے، تلاوت قرآن کی برکت کا بھی ذکر ہے، استقبالِ رمضان کی ہدایت بھی ہے، سحر، افطار اور دیگر اوقاتِ رمضان کی خصوصیت پر بھی مشتمل ہے، اس میں رمضان کے ناقدروں کے لیے وارننگ بھی ہے، روزہ کی حکمت، فضیلت، ثواب اور دنیوی و اخروی فوائد کا بھی بیان ہے، نیز رمضان، روزہ، سحر، افطار، تراویح اور اعتکاف وغیرہ کے ضروری مسائل بھی ہیں؛ لہذا قارئین کے

لیے رمضان المبارک کے موقع سے اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

احقر اس اہم علمی کاوش پر مولانا موصوف کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے لیے اس کو قبول فرمائے اور اس کے فائدے کو عام و تمام فرمائے، مصنف موصوف کے لیے اسے ذخیرہ آخرت بنائے اور مزید اس طرح کی علمی تحریروں کی توفیق ارزانی فرمائے۔

آمین!

خاکپائے اسلاف

امداد الحق بختیار

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد

۲۸/ شعبان ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۷/ فروری ۲۰۲۶ء

تقریظ عالی از

حضرت مولانا محمود الحسن مدرسی صاحب دامت برکاتہم العالی

(مدرس المدینۃ الفریدیہ ملایشیا)

رمضان المبارک نیکیوں کا موسم بہار اور نزولِ قرآن کا مہینہ ہے۔ عزیز مولوی محمد عادل صاحب ارریاوی کی یہ کتابچہ ”سوغاتِ رمضان“ اس مبارک مہینے کی عظمت، فضائل اور احکام کو عام فہم انداز میں سمجھنے کے لیے ایک بہترین علمی سنگِ میل ہے۔

اس کتاب کی انفرادیت یہ ہے کہ مؤلف نے نہ صرف روزے کے فقہی احکام (جیسے روزہ کس پر فرض ہے اور کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے) کو تفصیل سے بیان کیا ہے بلکہ رمضان کی عملی تیاری پر بھی خصوصی زور دیا ہے۔ کتاب میں یہ اہم نکتہ اٹھایا گیا ہے کہ ایک مسلمان کو شعبان ہی سے توبہ اور ضروری دنیاوی کاموں (مثلاً خریداری وغیرہ) سے فارغ ہو جانا چاہیے تاکہ رمضان کا ایک ایک لمحہ تلاوت، ذکر اور اعتکاف جیسی عظیم عبادتوں میں صرف ہو سکے۔

نفسیاتی اور تربیتی اعتبار سے یہ کتاب قاری کے اندر تقویٰ اور صبر کا جذبہ بیدار کرتی ہے۔ تراویح میں ختمِ قرآن کے آداب سے لے کر آخری عشرے کی عبادات تک، یہ کتاب ہر اس پہلو کا احاطہ کرتی ہے جو ایک مومن کو اللہ کے قریب کرنے کا باعث بنتا ہے۔

مختصراً یہ کہ یہ کتابچہ ہر اس شخص کے لیے ایک ضروری مطالعہ ہے جو اس سال اپنے رمضان کو محض ایک روایت کے بجائے ایک حقیقی روحانی انقلاب میں بدلنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور امتِ مسلمہ کے لیے نافع بنائے۔ آمین!

محمود الحسن مدرسی

2 رمضان 1447ھ

20 فروری 2026ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن بنگلوری صاحب دامت برکاتہم العالی

خادم مدرسہ دارالتوحید بنگلور

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، أَمَا بَعْدُ!

یقیناً رمضان المبارک کا مہینہ امت مسلمہ کے لیے ایک نادر و نایاب حصول اجر کا موقع ہے، جس بندہ کو اس ماہ کی عبادت کا وقت مل جائے اور وہ خلوص دل کے ساتھ تمام مہینہ کے روزے رکھے اور تراویح کا اہتمام کرے، اسی طرح نماز باجماعت کا اہتمام اور صدقات و زکاہ کا اہتمام بھی ہو جائے، خدا کی توفیق سے مسنون اعتکاف اور طاق راتوں میں عبادت کا چمکا لگ جائے تو اس بندہ مؤمن کا پورا سال خیر و عافیت اور روحانی ترقیات سے گزرے گا ان شاء اللہ۔

زیر نظر رسالہ ہمارے محب گرامی عزیز مولانا عادل اریاوی سلمہ نے ترتیب دیا ہے، جس میں رمضان کے فضائل (روزوں کے احکام، روزوں کا اجر اور بلاغذ روزہ چھوڑنے کی وعیدیں) و مسائل ضروریہ، نماز تراویح کی تاریخ اور فضیلت، مسنون اعتکاف جیسے اہم معاملات پر بہت ہی سنجیدگی اور وقار کے ساتھ حسب سابق اپنے قلم کا زور جا کر کیا ہے۔

رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو امت کے حق میں نافع بنائے اور مرتب کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے، مزید دینی خدمات کی توفیق اور سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

(مفتی) عبدالرحمن بنگلوری

خادم مدرسہ دارالتوحید بنگلور

۲۹/۸/۱۴۴۷ھ بروز بدھ بعد نماز ظہر

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
(البقرة: ۱۸۳)

ترجمہ اے ایمان والو تم پر (رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم پر ہیزگار ہو جاؤ۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

بخاری شریف ۱/۲۵۵ حدیث ۱۸۶۳، مسلم شریف ۱/۲۵۹، مشکوٰۃ شریف (۱/۱۷۳)

ترجمہ جو شخص ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے، اور جو شخص ایمان اور اخلاص کے ساتھ رمضان میں عبادت کرے اس کے گذشتہ معاصی معاف کر دئے جائیں گے، اسی طرح جو شخص شبِ قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ مشغول عبادت رہے اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

رمضان المبارک افضل ترین مہینہ

رمضان المبارک ہجری تقویم کے اعتبار سے نواں مہینہ ہے اسلام میں اس مہینہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ، وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ.

(البقرة: ۱۸۵)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا ہے اس کا وصف یہ ہے کہ وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور واضح الدلائل ہے، منجملہ ان کتب کے جو کہ ہدایت ہیں اور فیصلہ کرنے والی ہیں، جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس میں روزہ رکھنا چاہئے، اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ کا تمہارے ساتھ آسانی کرنا منظور ہے اور وہ تمہارے ساتھ نگی کرنا نہیں چاہتا، اور تاکہ تم لوگ شمار کی تکمیل کر لیا کرو، اور تاکہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پانے پر اس کی بزرگی بیان کیا کرو اور تاکہ تم لوگ شکر ادا کیا کرو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک اور قرآن کریم کے درمیان خاص ربط ہے؛ لہذا اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت اور تعلیم و تعلم کا

خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مہینہ کی مخصوص عبادت روزہ ہے، جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور اللہ کی نعمتوں پر شکرگذاری کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور کوئی یہ نہ سمجھے کہ روزہ کا حکم لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کے لئے دیا گیا ہے، اس لئے آگے یہ فرمایا کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس پر سر دست روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے، بلکہ دوسرے وقت جب سہولت ہو اس فرض سے سبک دوش ہونے کی گنجائش ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقصد تنگی میں ڈالنا نہیں؛ بلکہ سیر اور سہولت پیدا کرنا ہے۔

رمضان کے استقبال میں جنت کی آرائش

رمضان المبارک کے استقبال میں پورے سال جنت کو سجایا جاتا رہتا ہے اس لئے کہ اس مہینہ کے عبادت گزاروں سے جنت آباد ہوگی، سوان کے اعزاز و اکرام کے لئے تیاریاں جاری رہتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی منظر کشی ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

رمضان کے لئے جنت کو شروع سال سے اگلے سال تک سجایا جاتا ہے پھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو ایک مخصوص ہوا عرش خداوندی کے نیچے سے جنت کے درخت کے پتوں سے گزرتی ہوئی خوبصورت آنکھوں والی حوروں تک پہنچتی ہے تو وہ عرض کرتی ہیں۔ اے پروردگار ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے جوڑے منتخب فرما جن سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو اور ان کو ہمارے ذریعہ سے آنکھوں کا چین نصیب ہو۔

واقعی کیسی روح افزا بشارت ہے جس کے تصور ہی سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے، اور بدن کے روئیں روئیں سے رب العالمین کی شکرگذاری کے جذبات ابھر کر آتے ہیں اور عبادت و اطاعت میں عجیب کیفیت و سرور محسوس ہوتا ہے۔

(بیہقی فی شعب الایمان ۳/۱۲ حدیث ۳۶۳۳، مشکوٰۃ شریف (۱۷۴/۱))

رمضان المبارک نیکیوں کا موسم بہار

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بڑی عظیم نعمت ہے اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار و برکات کا سیلاب آتا ہے اور اس کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں مگر ہم لوگ اس مبارک مہینے کی قدر و منزلت سے واقف نہیں کیونکہ ہماری ساری فکر اور جدوجہد مادیت اور دنیاوی کاروبار کے لئے وقف ہے، اس مبارک مہینے کی قدر دانی وہ لوگ کرتے ہیں جن کو واقعہ فکر آخرت کی دولت ملی ہے اور جن کا محور مابعد الموت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا

کرتے تھے اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ (شعب الایمان ۳/۵/۳ تخصیص شہر رجب بالذکر
ترجمہ اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا دیجیے یعنی ہماری عمر اتنی دراز
کرد دیجیے کہ ہمیں رمضان کا مہینہ نصیب ہو جائے آپ غور فرمائیں کہ رمضان المبارک آنے سے کافی عرصہ پہلے ہی رمضان کا انتظار اور اشتیاق ہو
رہا ہے اور اس کے حاصل ہونے کی دعا کی جا رہی ہے، یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جس کے دل میں رمضان کی صحیح قدر و قیمت ہو۔
رمضان کے معنی

رمضان عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں جھلسا دینے والا اس مہینے کا یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ اسلام میں جب سب سے پہلے یہ مہینہ آیا تو
سخت اور جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا۔ لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ اس مہینے میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے روزے دار
بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں اور معاف فرما دیتے ہیں اس لیے اس مہینے کو رمضان کہتے ہیں۔ (شرح ابی داؤد العینی ما الیسا و اسال
۲۷۳/۵)

رمضان المبارک کا مہینہ بلاشبہ نیکیوں اور عبادتوں کا مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مختلف عبادتوں کو رکھا ہے کہ جس کو انجام دے کر ایک بندہ
اپنے ایمان کو تازہ اور روح و جسم کی تسکین کا سامان کرتا ہے رمضان المبارک کی اہمیت اور اس کی عظمت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے بہت سے ارشادات میں روشنی ڈالی ہے اور امت کو رمضان المبارک کی قدر دانی اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی
ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اقوال کو ہر وقت علمائے کرام تقریری اور تحریری طور پر آسان سے آسان انداز میں پیش
کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ رمضان المبارک کو بہتر انداز میں اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق گزارا جاسکے۔

رمضان کا تعارفی خطبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد
فرمایا اے لوگو تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے ایسا مہینہ جس میں ایک ایسی رات (شب قدر) ہے جو ایک ہزار
مہینوں سے بڑھ کر ہے (یعنی اس ایک رات میں عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ملتا ہے) اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ
کے دنوں کا روزہ فرض اور راتوں کی عبادت نفل قرار دی ہے جو شخص اس مہینہ میں ایک نیک عمل کے ذریعہ قرب خداوندی کا طالب ہو وہ
ایسا ہی ہے جیسے دیگر مہینہ میں فرض عمل کرے (یعنی نفل کا ثواب فرض کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور جو شخص کوئی فریضہ بجالاتے وہ ایسا ہے
جیسے دیگر مہینوں میں ستر فرض ادا کرے) (یعنی رمضان میں ایک فرض کا ثواب ستر گنا ہوتا ہے)

اے لوگو یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب اور بدلہ جنت ہے اور یہ لوگوں کے ساتھ مواساة اور خیر خواہی کا مہینہ ہے اس مہینہ میں مؤمن کا رزق
بڑھا دیا جاتا ہے جو آدمی اس مبارک مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہ معاف کر دتے جاتے ہیں اسے جہنم سے آزادی کا

پروانہ ملتا ہے۔

یہ سن کر صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں سے ہر آدمی اپنے اندر وسعت نہیں پاتا کہ وہ دوسرے کو (باقاعدہ) افطار کرائے اور اس کے ثواب سے بہرہ یاب ہو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثاروں کو ایسا جواب دیا جس سے ان کی مایوسی خوشیوں میں بدل گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ انعام ہر اس شخص پر کرتا ہے جو کسی بھی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک عدد کھجور حتیٰ کہ ایک گھونٹ پانی پلا کر بھی افطار کرا دے ہاں جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے تو اللہ رب العزت اسے قیامت کے دن میرے حوض کوثر سے ایسا پانی پلائیں گے جس سے کبھی پیاس نہیں لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جائے گا پھر آپ نے فرمایا یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا عشرہ رحمت درمیانی عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام (خادم اور ملازم وغیرہ) کے بوجھ کو ہلکا کر دے تو اللہ جل شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور آگ سے آزادی دیتے ہیں اے لوگو اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت رکھا کرو

(۱) کلمہ طیب لا الہ الا اللہ (۲) استغفار (۳) جنت کی طلب (۴) آگ سے پناہ۔

(مشکوٰۃ شریف ۱/۱۴۴، شعب الایمان اردو ۳/۲۴۷ حدیث ۳۶۰۸)

یہ تفصیلی خطبہ رمضان المبارک کا بہترین منشور ہے جس سے اس ماہ مبارک کی قدر و قیمت کا باآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے ضرورت ہی کہ ہم اسے بار بار پڑھیں اور اس کے مطابق اپنے اندر عمل کا جذبہ پیدا کر کے رمضان کی برکتوں کو زیادہ سمیٹنے کی کوشش کریں اللہ رب العزت ہماری مدد فرمائے (آمین) (تحفہ * رمضان)

رمضان کی برکتوں کا اثر

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں، اور شیطانوں کو زنجیریں پہنادی جاتی ہیں۔ (مسلم شریف ۳/۳۴۶، بخاری شریف ۱/۲۵۵، مشکوٰۃ شریف ۱/۱۷۳)

رمضان میں گناہوں کی بخشش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے اور جو شخص ایمان و اخلاص کیساتھ رمضان میں عبادت کرے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے اسی طرح جو شخص شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ مشغول عبادت رہے اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے

ہیں۔

بخاری شریف ۲۵۵/۱ حدیث: ۱۸۶۳ مسلم شریف ۲۵۹۱ مشکوٰۃ شریف ۱/۱۷۳)

ماہِ رمضان کی عبادات کا اثر تمام سال رہتا ہے

حکیم الامت مجدد الملت شیخ المشائخ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ اس ماہ مبارک میں ہر قسم کے گناہوں کو ترک کرنا چاہیے خواہ یہ گناہ ہاتھ کے ہوں یا پیر کے آنکھ کے ہوں یا کان کے زبان کے ہوں یا قلب کے اور یوں تو گناہوں کا ترک اس ماہ کیلئے خاص نہیں وہ ہر وقت ہی بچنے کی چیز ہے مگر اس ماہ میں اتنا اور ہے کہ جیسے اعمال صالحہ پر اجر اور ثواب زیادہ ہوتا ہے گناہ پر سزا بھی زیادہ ہے (ندائے رمضان) تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ عبادت کا اثر اس (ماہ) کے بعد گیارہ مہینے تک رہتا ہے جو کوئی اس میں کوئی نیکی بہ تکلف کر لیتا ہے اس کے بعد اس پر آسانی قادر ہو جاتا ہے اور جو کوئی کسی گناہ سے اس میں اجتناب کر لے تمام سال آسانی اجتناب کر سکتا ہے اور اس مہینہ میں معصیت سے اجتناب کرنا کچھ مشکل نہیں کیونکہ یہ بات (حدیث سے) ثابت ہے کہ شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں پس جب شیاطین قید ہو گئے تو معاصی اپنے آپ ہی کم ہو جائیں گے محرک کے قید ہونے کی وجہ سے اور یہ لازم نہیں آتا کہ معاصی بالکل مفقود ہو جائیں کیونکہ دوسرا محرک نفس باقی ہے اس مہینہ میں وہ معصیت کرائے گا مگر کم اثر ہوگا کیونکہ ایک ہی محرک رہ گیا اس میں ایک مہینہ کی مشقت گوارا کر لی جائے کوئی بات نہیں غرض اس ماہ میں ہر عضو کو گناہ سے بچایا جائے۔ (برکاتِ رمضان)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کی جب پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایسا رمضان کی آخری رات تک ہوتا ہے اور مؤمن بندہ رمضان کی کسی رات میں نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے بدلے اس کے لیے ڈیڑھ ہزار (1,500) نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں سرخ یا قوت کا اتنا بڑا محل تیار کر دیتے ہیں جس کے ساٹھ ہزار (60,000) دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کا ایک محل سرخ یا قوتوں کے ساتھ مزین ہوتا ہے جب وہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اس کے موجودہ دن تک کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور ہر روز ستر ہزار (70,000) فرشتے صبح کی نماز سے لے کر شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کے لیے ہر سجدہ کے عوض جو وہ کرے دن کو رات کو ایسا درخت لگتا ہے جس کے سائے میں سواری پانچ سو (500) سال تک چلتا رہے تو بھی سایہ ختم نہیں ہوتا۔ (الترغیب والترہیب)

رمضان تلاوت کا موسم بہار

قرآن کریم کو رمضان المبارک سے خاص مناسبت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں حضرت جبرئیل امین کے ساتھ

قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے (بخاری شریف) بعد میں تراویح باجماعت کا سلسلہ جب شروع ہوا تو تعلق اور گہرا اور پائیدار ہو گیا یہ مہینہ انتہائی برکتوں والا اور مسلمانوں کے لئے اللہ کی جانب سے بہت ہی بڑا انعام و تحفہ ہے اسی وجہ سے تلاوت کی کثرت اس مہینہ میں منقول اور مشائخ کا معمول ہے اور الحمد للہ صرف رمضان کے مہینہ میں پوری دنیا میں جتنا قرآن کریم پڑھا جاتا ہے شاید سال بھر میں اتنا نہ پڑھا جاتا ہوگا اہل اللہ اور شائقین عبادت کے لئے یہ مقدس مہینہ موسم بہار بن کر آتا ہے رمضان کا چاند نظر آتے ہی ان کے شوق و ذوق میں بے مثال اضافہ ہو جاتا ہے۔ اب جی چاہتا ہے کہ رمضان کی مبارک ساعتیں ذکر و اذکار، تلاوت و عبادت میں گزریں اور ان بابرکت مصر و فیتوں میں دنیا کی مصروفیت حاصل نہ ہو اور جب یکسوئی کے ساتھ آدمی کسی عبادت میں لگتا ہے تو حیرت انگیز طور پر عبادت کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اور وقت میں بھی صاف طور پر برکت کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے چنانچہ حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکتوں والا ہے اور حق تعالیٰ شانہ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں دعاؤں کو قبول کرتے ہیں تمہارے تناسف کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ پر فخر کرتے ہیں پس اللہ کو اپنی نیکی دکھاؤ و بد نصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے مذکورہ بالا روایت سے اور اسی طرح بہت سی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان میں عبادت اور تلاوت قرآن کریم کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑا اہتمام فرماتے تھے ایک روایت میں سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نقل فرماتی ہیں کہ جب رمضان آتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل جاتا تھا، اور نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا، اور دعا میں بہت عاجزی فرماتے تھے، اور خوف غالب ہو جاتا تھا، دوسری روایت میں یہ کہ رمضان کے ختم تک بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے۔ نیز ایک روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو حکم فرمادیتے ہیں کہ اپنی عبادت کو چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعاؤں پر آمین کہا کرو۔ نیز حضرت عمر فاروق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں اللہ کو یاد کرنے والا بخشا، بخشایا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں ہوتا، اسی طرح حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت الترغیب والترہیب میں نقل کی گئی ہے کہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور آگے بڑھ اور اسے بڑائی کے طلب گار بس کر اور آنکھیں کھول اسکے بعد وہ فرشتہ کہتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا چاہنے والا اس کی مغفرت کی جائے، کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے، کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے، مذکورہ روایت سے اندازہ ہوا ہوگا کہ رمضان جیسا مبارک مہینہ کتنی اہمیت کا حامل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود ساری بشارتوں اور وعدوں کے جن کا آپ کو یقین تھا اتنی لمبی نماز پڑھتے تھے کہ پاؤں مبارک ورم کر جاتے تھے۔ آخر کیا بات تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد گھر میں تشریف لے جاتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز میں گزار دیتے صرف رات کے حصہ میں تھوڑا سا سوتے تھے رات کی ایک ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے، (فضائل رمضان حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ رمضان المبارک میں ایک دن رات میں دو قرآن کریم ختم فرماتے تھے (المنتظر)

یہی معمول حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی نقل کیا گیا ہے (الفتاویٰ الحدیثیہ) سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ خاص کر رمضان المبارک کی راتوں میں شب بیداری کا اہتمام فرماتے تھے مغرب کے بعد دو حافظہ اوابین میں سناتے، عشاء کے بعد تراویح میں نصف شب تک تین حافظہ سناتے، اس کے بعد نوافل تہجد میں دو حافظہ قرآن پاک سناتے تھے اسی طرح پوری رات گزر جاتی۔ (اکابر کارمضان) قطب عالم امام ربانی حضرت اقدس مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا رمضان المبارک میں مجاہدہ اس قدر بڑھ جاتا تھا کہ دیکھنے والوں کو حرم آجاتا ہے ۷۰ سال کی عمر میں بھی عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کے روزے کے بعد اوابین کی بیس رکعتوں میں کم از کم دو پارے تلاوت فرماتے تراویح بھی نہایت اہتمام اور خشوع و خضوع کیساتھ ادا فرماتے، بچے ہوئے وقت میں زبانی تلاوت جاری رہتی، تہجد میں بھی دو ڈھائی گھنٹہ صرف ہوتے، نماز فجر کے بعد اشراق تک وظائف و اوراد میں مشغول رہتے، دن کے اکثر اوقات بھی تلاوت و اذکار اور مراقبہ میں گذرتے تھے، اس میں بھی یومیہ کم از کم پندرہ پارے قرآن کریم پڑھنے کا معمول تھا (اکابر کارمضان) محدث کبیر حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہار پوری رحمۃ اللہ علیہ باوجود کثیر علمی مصروفیات اور تصنیفی مشغولیات کے رمضان المبارک کا نہایت اہتمام فرماتے تھے، جب تک قوت رہی کبھی تراویح میں قرآن پاک سنانا نہیں چھوڑا عموماً تراویح میں سو پارہ پڑھنے کا معمول رہا، جو انتہائی ترتیل کیساتھ پڑھا جاتا، رات میں تہجد کی نوافل میں انہماک بھی دیدنی (دیکھنے کے لائق) تھا، دن کے اوقات اکثر تلاوت اور علمی انہماک میں گزارتے تھے، اور جوں جوں عمر بڑھتی گئی اس اہتمام میں اضافہ ہوتا گیا۔ (اکابر کارمضان)

بزرگوں کے یہ واقعات کوئی خواب نہیں بلکہ حقیقت ہیں اور محض کرامت نہیں بلکہ نفس واقعہ ہیں، اس لئے ہمیں پوری بشاشت اور حدود کی رعایت کے ساتھ بالخصوص رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے، اور خاص کر حفاظ کرام سے گزارش ہے کہ وہ قرآن کریم سے اپنا رشتہ تازہ نگاری جوڑنے کے لئے رمضان اور غیر رمضان میں کثرت تلاوت کا معمول بنائیں، اس سے ان کے اعمال میں جلاء پیدا ہوگی اور قرآن کریم کی ظاہری و معنوی برکات کا اثر وہ اپنی آنکھوں سے محسوس کریں گے۔

امت محمدیہ پر پانچ خصوصی عنایتیں

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو رمضان المبارک میں پانچ ایسی امتیازی خوبیاں عطا ہوئی ہیں جو اور کسی امت کو عطا نہیں ہوئیں اور وہ درج ذیل ہیں

- (۱) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے
- (۲) ان کے لئے سمندر کی مچھلیاں افطار کے وقت تک استغفار کرتی رہتی ہیں
- (۳) اور اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی جنت کو آراستہ کر کے فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقت اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں گے

(۴) اور سرکش شیطان رمضان میں قید کرتے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ رمضان کے زمانہ میں ان برائیوں تک نہیں پہنچتے جن برائیوں کی طرف غیر رمضان میں پہنچ جاتے ہیں

(۵) اور رمضان کی آخری رات میں ان کے لئے مغفرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا یہ مغفرت شب قدر میں ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ کام ختم ہونے پر مزدور کو پوری اجرت سے نوازا جاتا ہے۔
احمد بن حنبل ۲۹۲ / ۲، شعب الایمان (۳۰۱۳)، الترغیب والترہیب (۵۵/۲)

رمضان المبارک کی تیاری

رحمتوں والا مہینہ

یہ جو مہینہ مبارک آرہا ہے یہ کوئی معمولی مہینہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا یوں تو روزانہ ہی ہم پر بڑا کرم اور اس کا احسان اور اس کا انعام ہے روزانہ ہی ان کی نوازشیں اور عنایتیں انگنت اور بے شمار ہیں، جو بیس گھنٹے ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش ہوتی رہتی ہے اور ہم اتنے لکھے اور نالائق اور کور چشم ہیں کہ بس وہ لمحات گزرتے رہتے ہیں اور ہم غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔

وہ تو اپنا کرم اور اپنی عنایتیں فرماتے ہی رہتے ہیں، ہم ان کو حاصل نہ کریں تو ہماری کوتاہی ہے ان کی عطا میں تو کوئی کمی نہیں۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَتَبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ (القرآن)

یہ رمضان المبارک چونکہ ہر سال آتا ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے زندگی عطا فرمائی ہے ان کے لیے ایک امتحان بھی ہے امتحان یہ کہ جو چیز بار بار آتی ہے اس میں آدمی کے اندر اخلاص پیدا ہونا اور صرف رضائے الہی کا طالب ہونا ایک امتحان بن جاتا ہے بہت سے لوگ عادت کرتے ہیں تو ان کے اندر عظمت و وقعت پیدا نہیں ہو پاتی اور جو اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں ان پر یقین نہیں جماتا ہے اس لیے کہ بہت سی چیزیں طبعی و فطری ہوتی ہیں۔

رحمن کی مخصوص رحمتیں۔

یوں تو اللہ رب العزت کا ہم پر روزانہ ہی بڑی عنایتیں اور بڑی مہربانیاں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بطور انعام کے سال کے مختلف دنوں راتوں اور مہینوں میں اور زیادہ اپنی رحمتیں اور برکتیں بندوں کے اوپر فرماتے ہیں جیسے شب برات ہے کہ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے عرفہ کی رات ہے عید الاضحیٰ کی رات ہے عید الفطر کی رات ہے دس محرم الحرام کا دن ہے جمعہ کا دن ہے شب جمعہ ہے اور یکم ذی الحجہ سے لے کر دس ذی الحجہ تک کے دن اور رات ہیں ان دس دنوں میں سے ہر دن کی رات شب قدر کے برابر ہے اور دس تاریخ کے

علاوہ باقی دن کے روزوں میں سے ہر روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ مختلف راتوں اور دنوں میں اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی مہربانیاں اپنے بندوں پر کرتے رہتے ہیں ان خاص دنوں میں اگر بندے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو خاص الخاص اجر و ثواب سے مالا مال فرمادیتے ہیں۔

ضروری راشن وغیرہ کی خریداری

تیاری کا حصہ یہ بھی ہے کہ رمضان المبارک سے پہلے وہ کام کر لیں جن کا تعلق رمضان میں سحری اور افطاری سے ہے یا بازار کی خریداری سے ہے یا عید کی خریداری سے ہے اس طرح سے ہمارے بہت سارے کام رمضان شریف کے ایسے ہیں جو ہم رمضان سے پہلے کر سکتے ہیں ہر آدمی کو اپنے کاموں کا اندازہ ہوتا ہے اپنے گھر کا اندازہ ہوتا ہے اپنی دکان کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس طریقہ سے گھر کا سامان ہے کپڑے ہیں جوتے ہیں ٹوپی ہے اور جو بھی ضروریات ہیں وہ ساری کی ساری جس قدر ہو سکتی ہوں وہ رمضان شریف سے پہلے پہلے لا کر فارغ ہو جائیں، گھر والوں سے مشورہ کر کے تمام چیزیں پہلے سے لا کر گھر میں رکھ لیں تاکہ رمضان شریف کے مہینہ میں ہمارا کم سے کم وقت بازار میں گزرے اور زیادہ سے زیادہ وقت تلاوت میں ذکر میں تسبیح میں دعائیں اور توجہ الی اللہ میں گزر سکے۔ بس وہی چند کام رہ جائیں جو رمضان شریف سے پہلے نہیں ہو سکتے جن کو رمضان شریف میں کرنا ناگزیر ہے تو ان کو کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ان میں بھی زیادہ سے زیادہ اس بات کی کوشش کریں کہ مثلاً بازار میں ایسے وقت جائیں کہ اس وقت رش نہ ہو بھینڈ نہ ہو اور جو کام شام میں ایک گھنٹہ میں ہوتا ہے اور سویرے پندرہ منٹ میں ہوتا ہے تو سویرے کے وقت میں کر کے آجائیں۔

رمضان المبارک کا تقاضا

ہر چیز کا ایک موسم ہوتا ہے گرمی کا موسم سردی کا موسم بارش کا موسم ایسے ہی رمضان کا موسم بھی ہوتا ہے اس موسم کا تقاضا یہ ہے کہ روزے رکھے جائیں اور عبادات و طاعات میں اور اضافہ کیا جائے اس موسم سے بھی متاثر ہوتے ہیں لیکن انہیں اس کا دھیان نہیں رہ پاتا کہ وہ روزہ کیوں رکھ رہے ہیں اللہ کی خوشنودی کے لیے کھانا پینا چھوڑ رہے ہیں صرف اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اس کی کچھ پروا نہیں ہے کہ لوگ کیا کہیں گے روزہ رکھنے پر لوگ تعریف کریں گے اور نہ رکھنے پر لوگ برائی کریں گے اور تنقید کریں گے بہت سے لوگ اس کا خیال نہیں کرتے تو ضروری چیز اس میں یہ ہے کہ نیت کا استحضر رہے آدمی اپنے کو ٹولے محاسبہ کرے۔ ادھر ذہن ہی نہیں جاتا دھیان ہی نہیں جاتا کہ روزہ کیوں رکھ رہے ہیں کھانا پینا کیوں چھوڑ رہے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو سب کچھ دیا ہے۔ روزے کے سلسلے میں جو فضائل وارد ہوتے ہیں اور جو بشارتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں اور اس سلسلے میں جو وعدے مذکور ہیں ایک تو یہی ہے جو اس آیت کے آخر میں فرمایا لعلمکم تتقون باقی معیشت میں برکت حاصل ہوتی ہے قلب منور ہوتا ہے گناہوں سے بچنا آسان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کتنا اہتمام فرماتے تھے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایک مظاہرہ ہوتا ہے کہ ہم کھاپی سکتے ہیں مگر محض اللہ کی خوشنودی کے لیے یہ سب چھوڑ رہے ہیں۔ ایک ایک لمحہ کا ہم کو ثواب ملتا ہے۔ ہمارا بھوکا رہنا اللہ کو پیار لگا ہے اللہ خوش ہوتا ہے کہ اس بندے نے ہمارے حکم کی تعمیل کی اور محض ہماری خوشی کے لیے وہ بھوکا پیاسا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو بڑی خوشی ہوتی ہے مگر افسوس کہ اکثر لوگ کا ادھر خیال جاتا ہی نہیں ہے کہ یہ

جو روزہ رکھا ہے اس کی کیا عظمت ہے۔ اللہ کا اس پر کیا انعام ہے اللہ کو اس پر کتنا پیارا آتا ہے۔ ادھر ذہن جاتا ہی نہیں۔ اس میں نیت کو حاضر کرنے کی ضرورت ہے اس لیے کہ ہر چیز تو اپنے وقت پر ہوتی رہتی ہے اور اپنے موقع پر انجام پاتی ہے سب شریک ہوتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ آدمی کے ذہن میں اس کا اصل مقصد اور نیت بھی ہو ایک ہو اچلتی ہے موسم ہوتا ہے جو اپنا اثر چھوڑتا ہے سب اس سے متاثر ہوتے ہیں۔

اہمیتِ رمضان اور اس کی تیاری

سارے مواقع میں سب سے خاص رمضان شریف کا مہینہ ہے اس کے اجر و ثواب کی تو انتہاء ہی نہیں۔ بس یہ سمجھ لیا جائے کہ سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں، گیارہ مہینے اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے مقرر کیے ہیں اور یہ ایک مہینہ انہوں نے اپنے لیے خاص فرمایا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ہم سے یہ مطالبہ ہے کہ یہ مہینہ خاص میرے لیے ہے اس کو خاص میری عبادت میں گزارنے کی کوشش کرو۔ لہذا ہمیں اس مہینہ کے اندر اس کا کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر زیادہ سے زیادہ اس کے رات و دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کے لیے پہلے سے تیاری کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا میں یہی قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسی سیزن میں تجارت کرنا چاہتا ہے تو اس کے آنے سے بہت پہلے وہ اس کی تیاری کرتا ہے اور جو تیاری کرتا ہے وہ سیزن میں کماتا ہے اور جو سیزن آنے کے بعد تیاری شروع کرتا ہے تو وہ خسارہ سے دوچار ہوتا ہے۔ اب اگر رمضان شریف کے آنے کے بعد ہم نے تیاری کرنا شروع کی تو مہینہ ہفتہ بھر میں گزر جائے گا۔ پتہ ہی نہ چلے گا۔ تیاری سوچتے سوچتے آدھا مہینہ ہو جائے گا، پھر کچھ کرنا شروع کریں گے تو باقی مہینہ ختم ہو جائے گا۔

رمضان سے پہلے سچی توبہ

رمضان شریف کی تیاری کا ایک اہم ترین حصہ یہ بھی ہے کہ ہر شخص رمضان سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ استغفار کر لے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یا اللہ میں بڑا نالائق ہوں اور آپ کا بڑا نافرمان بندہ ہوں اور بڑا ہی خطا کار اور سیاہ کار ہوں یا اللہ یہ گناہ مجھ سے ہوتا ہے میں اپنے کئے پر بڑا ہی نادم اور شرمندہ ہوں مجھے ہرگز ہرگز یہ کرنا نہیں چاہیے تھا تو معاف کرنے والا ہے معاف کر دیں اور جو شخص اپنے گناہ پر شرمندہ اور نادم ہی نہ ہو اور وہ گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھتا ہو تو اس کے توبہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

سحری کا وقت

ایک سحری کا وقت ہے سحری کا وقت بھی سحری پکانے میں اور رکھانے کھلانے میں گزر جاتا ہے حالانکہ یہ وقت خاص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کا ہے لہذا دسترخوان پر آنے کا وقت بالکل آخر میں رکھیں جب پندرہ بیس منٹ رہ جائیں اس سے پہلے اپنے مصلے پر اپنے کمرہ میں توجہ الی اللہ اور ذکر اللہ میں گزاریں اور مغفرت کی دعا کرنے میں گزاریں اور جب پندرہ بیس منٹ یا آدھا گھنٹہ رہ جائے تو اب آجائیں اور آکر دسترخوان پر بیٹھ جائیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قسمت میں لکھا ہے وہ کھائیں۔

رمضان کے یہ رات دن تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے برسنے کے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرتوں کے عطاء کرنے کے لمحات ہیں ان لمحات میں اللہ بچائے ٹی وی دیکھنا وی سی آر پر فلمیں دیکھنا ڈرامے دیکھنا اور جانوروں کی تصاویر دیکھنا نامحرم عورتوں کو دیکھنا، عورتوں کا نامحرم مردوں کو دیکھنا جس کے نتیجے میں پھر انسان کے جنسی تقاضے بیدار ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ بچائے یہ مہینہ کوئی ایسے کام کرنے کا ہے؟ یاد رکھئے گیارہ مہینے بھی اس کام کے لیے نہیں ہیں لیکن رمضان شریف کا مہینہ بہت ہی زیادہ اس سے بچنے کا ہے اس لیے اس مہینہ میں اس گناہ سے بہت زیادہ بچیں اور ابھی سے بچیں جو ابھی سے بچے گا وہ رمضان شریف میں بھی بچے گا اور جو ابھی سے نہ بچے گا وہ رمضان شریف میں کیسے بچے گا؟

افطار کے وقت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ افطار کے وقت روزانہ ایسے دس لاکھ آدمیوں کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ روزانہ رمضان کی ہر رات میں چھ لاکھ آدمیوں کو دوزخ سے بری فرماتے ہیں۔ اور جب رمضان شریف کا آخری افطار ہوتا ہے تو اس افطار کے وقت روزانہ اللہ تعالیٰ پورے مہینے میں جتنے لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں اس تعداد کے برابر آخری افطار میں آزاد فرماتے ہیں جو تقریباً تین کروڑ ہوں گے اور دونوں مل کر چھ کروڑ ہو گئے۔

اور اللہ تعالیٰ روزانہ ہر رات میں چھ لاکھ لوگوں کو دوزخ سے بری فرماتے ہیں۔ آخری شب میں پورے مہینے کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرمائیں گے اس لیے افطاری کا وقت کتنا قیمتی ہو گیا اس وقت آدمی کو چاہیے کہ بس ہم تن اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے تلاوت میں ذکر میں اور آخر میں دعا کے اندر مشغول رہے۔ قسمت میں جو افطاری لکھی ہے وہ تو مل جائے گی اس وقت زیادہ افطاری کو بنانے سجانے اور جھانکنے کی طرف متوجہ نہیں رہنا چاہیے۔

عصر کے بعد کی اہمیت

عصر کے بعد کا وقت تو انتہائی خاص الخاص وقت ہے یہ وقت تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کا اور تلاوت میں لگنے کا ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ خواتین کا افطاری کی تیاری میں سارا وقت گزر جاتا ہے اور مردوں کا دسترخوانوں پر بیٹھ کر افطاری کو دیکھنے میں گزر جاتا ہے کوئی گلاب جامن دیکھ رہا ہے کوئی بریانی دیکھ رہا ہے کوئی سموسہ دیکھ رہا ہے کوئی شربت دیکھ رہا ہے کوئی کچھ دیکھ رہا ہے اور اس انتظار میں ہیں کہ جلدی سے سائرن بولے تو ہم شروع کریں۔

پیارے بھائی جب سائرن بولے گا تو اس وقت شروع ہو جاتا لیکن اس وقت تک تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہو یہ تو دس لاکھ آدمی دوزخ سے بری ہونے کا وقت ہے اپنا نام بھی ان میں رقم کروالو اور جو روزی سامنے رکھی ہے وہ قسمت کی ہے کہاں جائے گی روزی تو آدمی کو اس طرح تلاش کرتی ہے جس طرح موت آدمی کو تلاش کرتی ہے تو ہماری قسمت کے جو گلاب جامن اور سموسہ وغیرہ ہیں وہ کہیں جائیں گے کیا؟ دیکھو یا مت دیکھو بیٹھو یا مت بیٹھو آپ کی قسمت کا کوئی دوسرا کھا نہیں سکتا یہ وقت بڑا ہی قیمتی ہوتا ہے۔

رمضان کی ناقدری کرنے والے کے لئے بددعا

مذکورہ بالا ہدایات کے باوجود جو شخص رمضان المبارک کو لا پرواہی کے ساتھ ضائع کر دے اور اس کا حق ادا کر کے اپنے کو مستحق رحمت نہ بنائے یقیناً اس سے زیادہ بد نصیب کوئی نہیں ہے جس کی تائید درج ذیل حدیث شریف سے ہوتی ہے حضرت کعب بن عجرہ سے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منبر سے قریب ہونے کا حکم دیا ہم حاضر ہو گئے پھر جب آپ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا) اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے یہ بددعا کی تھی کہ وہ شخص ہلاک ہو جسے رمضان کا مہینہ ملے پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو تو میں نے کہا آمین پھر جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا وہ شخص برباد ہو جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کیا جائے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا آمین پھر جب تیسرے درجہ پر چڑھا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ شخص بھی ہلاک ہو جو اپنی زندگی میں اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کے زمانہ میں پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کرائیں تو میں نے کہا آمین۔

(الترغیب والترہیب ۵۶/۲، شعب الایمان ۲۱۵/۲ حدیث: ۱۵۴۲)

افسوس ہے کہ آج رمضان المبارک کی قدردانی میں بڑی کوتاہیاں پائی جا رہی ہیں اور اس کا اظہار کرتے ہوئے بڑی شرم آتی ہے کہ تمام تر آسانیاں پائی جانے کے باوجود ہمارے معاشرہ میں بلا غدر روزہ خوروں کی ایک بڑی تعداد پائی جاتی ہے رمضان کے مقدس دنوں میں گلیوں اور محلوں میں چائے کے ہوٹل کھلے نظر آتے ہیں اور برسر عام ماہ مبارک کی توہین کی جاتی ہے رمضان کی مبارک راتیں عبادت میں کم اور سیر و تفریح اور گپ شپ میں زیادہ صرف ہوتی ہیں اور جوں جوں عید کا زمانہ قریب آتا ہے اور رمضان کا آخری عشرہ اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ سایہ لگن ہوتا ہے تو مسجدوں کے بجائے بازاروں کی رونق بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے اور کیا مرد کیا عورتیں کیا جوان اور کیا بوڑھے سب رمضان کی برکتیں سمیٹنے کے بجائے عید کی تیاری میں مدہوش ہو جاتے ہیں شہروں اور دیہاتوں میں یہی ماحول نظر آتا ہے یہ بات بہت قابل توجہ ہے جس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے ہماری فلاح یقیناً اسی میں ہے کہ ہم ماہ مبارک کو پوری طرح وصول کرنے کے لئے فکر مند ہوں اور زیادہ سے زیادہ عبادت و اطاعت کر کے اللہ کی رحمتوں کے مستحق بنیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق مرحمت فرمائیں آمین

رمضان میں گناہوں کی بخشش

رمضان المبارک میں اللہ رب العالمین کی طرف سے بندوں کی بخشش کے بے شمار اسباب عام کر دیئے جاتے ہیں، اور جو شخص بھی یقیناً کامل

اور حصولِ ثواب کی نیت سے کوئی بھی عمل خیر انجام دیتا ہے، اسے قبولیت نصیب ہوتی ہے اور وہ عمل اس کے سابقہ گناہوں کی بخشش کا سبب بن جاتا ہے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے، اور جو شخص ایمان اور اخلاص کے ساتھ رمضان میں عبادت کرے اس کے گذشتہ معاصی معاف کر دئے جائیں گے، اسی طرح جو شخص شبِ قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ مشغول عبادت رہے اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

حدیث ۱۸۶۳، مسلم شریف ۲۵۹/۱، مشکوٰۃ شریف (۱/۴۳۱)

اس حدیث میں دو لفظ آئے ہیں ایک ایمان دوسرے احتساب ایمان کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا پر یقین کامل ہو اور احتساب کا مفہوم یہ ہے کہ روزہ ثواب کی نیت سے رکھا جائے، اور اور ہر ایسی بری بات سے بچا جائے جس سے روزہ کے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔ (مستفاد مرقاة المفاتیح بیروت ۳۸۸/۴)

رمضان میں لاکھوں افراد کی جہنم سے خلاصی

رمضان المبارک رحمتوں کا عام سیزن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت پورے جوش میں ہوتی ہے، اور ذرا ذرا سے بہانے سے بندوں کی مغفرت کے فیصلے کئے جاتے ہیں، اور ایک رمضان میں لاکھوں لاکھ لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے اور انہیں پاک و صاف زندگی نصیب ہوتی ہے۔ حضرت حن بصری رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مرسل نقل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات میں چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں، اور جب آخری رات ہوتی ہے تو گذشتہ آزد شدہ لوگوں کے بقدر لوگ (ایک ہی رات میں) آزاد کئے جاتے ہیں۔

(شعب الإيمان للبیہقی ۳۰۳/۳)

(الترغیب والترہیب (۲/۶۳))

رمضان کے روزہ کی اہمیت

روزہ ان عبادات میں سے ہے جن کو اسلام کے ستون اور شعائر (خاص اور امتیازی و نمایاں نشانیاں) قرار دیا گیا ہے تو حید و رسالت کے بعد نماز زکاۃ روزہ اور حج اسلام کے ارکان کہلاتے ہیں رمضان کا روزہ بدنی عبادت اور فرض عین احکام میں سے ہے اور دین کا ایک بڑا رکن

ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے ایک اس حقیقت کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الہ (یعنی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں دوسرے نماز قائم کرنا تیسرے زکاۃ ادا کرنا چوتھے حج کرنا پانچویں رمضان کے روزے رکھنا (بخاری، حدیث نمبر 8 مسلم، حدیث نمبر 2016)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قصداً بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو پھر رمضان کے علاوہ چاہے تمام عمر کے روزے رکھے اس کے مکمل ثواب) کا بدل نہیں ہو سکتا (بخاری، ج 3، 32، باب إذا جامع فی رمضان)

رمضان کے روزہ کی تلافی نہیں ہو سکتی

رمضان کے بابرکت ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ بلا شرعی عذر کے چھوڑ دے تو اگر پوری زندگی بھی اس کے بدلہ روزہ رکھتا رہے گا تو بھی اس ایک روزہ کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد عالی ہے جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر کسی عذر اور بیماری کے چھوڑ دے تو زمانہ بھر کا روزہ رکھنا بھی اس کی تلافی نہیں کر سکتا اگرچہ وہ روزہ رکھتا رہے۔

(ترمذی شریف ۱۵۳-۱۵۴، ابوداؤد شریف ۳۲۶/۱، مشکوٰۃ شریف (۱/۱۷۷))

روزہ کی حکمتیں

شریعت کے احکام کی اصل بنیاد تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پورا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنا ہے یہی فلسفہ اور حکمت روزہ میں بھی ہے لیکن یہ بات بھی واضح ہے کہ اللہ کے حکم کو پورا کرنے میں جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے وہاں ساتھ ساتھ بے شمار دوسرے دنیوی اور اخروی فوائد اور حکمتیں بھی حاصل ہوتی ہیں جن کا صحیح طرح سے ہم لوگ احاطہ شمار نہیں کر سکتے البتہ بعض حکمتیں غور کرنے سے سمجھ میں آجاتی ہیں اسی بنیاد پر روزہ کی کچھ حکمتیں بزرگان دین نے یہ بھی بیان فرمائی ہیں کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی بڑی پہچان اور نشانی ہے روزہ دار کی نفسانی خواہشات کمزور اور سست ہو جاتی ہیں جس کے نتیجے میں گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے روزے سے انسان میں اللہ کا خوف و خشیت اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا آسان

ہو جاتا ہے یہ روزے کی وجہ سے روحانی قوت اور طاقت میں اضافہ ہوتا ہے یہ روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری اور اس کی نعمتوں کی قدر کرنے کا جذبہ حاصل ہوتا ہے ہی روزہ رکھنے اور اس کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے وہاں ساتھ ساتھ بے شمار دوسرے دنیوی اور اخروی فوائد اور حکمتیں بھی حاصل ہوتی ہیں جن کا صحیح طرح سے ہم لوگ احاطہ و شمار نہیں کر سکتے البتہ بعض حکمتیں غور کرنے سے سمجھ میں آجاتی ہیں اسی بنیاد پر روزہ کی کچھ حکمتیں بزرگان دین نے یہ بھی بیان فرمائی ہیں

روزہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی بڑی پہچان اور نشانی ہے روزہ دار کی نفسانی خواہشات کمزور اور سست ہو جاتی ہیں جس کے نتیجے میں گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے یہ روزے سے انسان میں اللہ کا خوف و خشیت اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا آسان ہو جاتا ہے یہ روزے کی وجہ سے روحانی قوت اور طاقت میں اضافہ ہوتا ہے روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری اور اس کی نعمتوں کی قدر کرنے کا جذبہ حاصل ہوتا ہے روزہ رکھنے سے انسانی ہمدردی اور مسکینوں پر رحم اور ان کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے یہ روزہ رکھنے سے جانوروں اور حیوانوں کی خصلتوں سے نجات حاصل ہوتی ہے اور اشرف المخلوقات کی صفات حاصل ہوتی ہیں روزہ رکھ کر فرشتوں کی مشابہت اور ان کے مقرب کی نعمت حاصل ہوتی ہے یہ جسمانی بیماریوں خاص کر معدے کے امراض اور بلغمی بیماریوں کے لئے روزہ بے حد مفید ہے روزہ کے ذریعہ سے بڑی اور غلط عادات مثلاً سگریٹ نوشی منشیات وغیرہ سے بچنا آسان ہو جاتا ہے روزہ دار کو ایک ایسا ایمانی جوہر اور ایسی توانائی حاصل ہوتی ہے جو انفرادی اور اجتماعی معاشرے کی اصلاح اور اسلامی برداری میں مساوات کا سبب بنتی ہے کیونکہ روزہ دار کے دل میں کسی کی حق تلفی عداوت بغض دشمنی بے حیائی غیبت اور چغل خوری وغیرہ کے خیالات کم پیدا ہوتے ہیں یہ روزہ کی وجہ سے صبر و تحمل کا مزاج پیدا ہوتا ہے اور بے صبری سے بچنا آسان ہو جاتا ہے اس کے علاوہ بھی اور بہت سے روزے کے دنیوی و اخروی فائدے ہیں۔

روزہ کس پر فرض ہے؟

ہر مسلمان عاقل بالغ صحت مند مقیم مرد و عورت پر رمضان کے روزے فرض ہیں آگے ان کی مختصر تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

مسلمان ہونا۔

اگر کوئی عاقل بالغ (غیر مسلم) شخص رمضان میں طلوع فجر سے ذرا سی دیر پہلے مسلمان ہو جائے تو اس پر اس دن کا روزہ فرض ہو جائے گا کیونکہ اس نے اس دن کے روزہ کی فرضیت کے وقت کو پالیا ہے۔

جو غیر مسلم رمضان میں طلوع فجر کے بعد دن کے کسی حصہ میں مسلمان ہو تو اس پر اس دن کا روزہ فرض نہیں اور نہ ہی بعد میں اس دن کے روزہ کی قضا واجب ہے اور اگر وہ اس دن کا روزہ رکھے تو درست نہیں کیونکہ روزہ شروع ہونے کے وقت اس میں مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے روزہ کے صحیح ہونے کی شرط اور روزہ کی اہلیت نہیں پائی جاتی ہے البتہ فقہ حنفی کے مطابق اس کو دن کے باقی حصہ میں رمضان کے احترام کی وجہ سے کھانے پینے سے بچنے کا حکم ہے۔

بالغ ہونا۔

نابالغ بچہ پر جس طرح نابالغی کی حالت میں روزہ فرض نہیں اسی طرح بالغ ہونے کے بعد نابالغی کے زمانہ کے روزوں کی قضا بھی ضروری نہیں۔

اگر کوئی نابالغ بچہ روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس پر اس کی قضاء ضروری نہیں ہوتی۔

جو نابالغ بچہ یا بچی رمضان کے مہینہ میں طلوع فجر سے کچھ دیر پہلے بالغ ہو جائے تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی نابالغ بچہ یا بچی طلوع فجر کے بعد بالغ ہو، تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا یا اس دن کے روزہ کی قضا کرنا ضروری نہیں۔

اگر کوئی نابالغ مسلمان بچہ روزہ رکھے، تو اس کا روزہ نفل درجہ میں درست ہو جاتا ہے، اور اُسے اس پر اجر و ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔

بچے اور بچی کی عمر قمری سالوں یعنی چاند کی تاریخوں کے حساب سے جب پندرہ سال کی ہو جائے تو وہ بہر حال بالغ سمجھے جائیں گے اور اگر

پندرہ سال کی عمر سے پہلے احتمال ہونے لگے یا بچی کو ماہواری ہونے لگے تو بھی وہ بالغ شمار کئے جائیں گے۔

جب بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو اس سے روزہ رکھوانا مناسب ہے تاکہ ابھی سے عادت ہو جائے اور روزہ کا معمول بن جائے اور

ایسی طاقت ہونے کے لئے کوئی خاص عمر متعین نہیں البتہ دس سال کی عمر ہونے پر بچے بچی کو نماز کی طرح روزہ رکھوانے کا بھی خاص اہتمام

کر دینا مناسب ہے۔

بہت چھوٹے بچوں کو جن میں روزہ کا حمل نہ ہو نام و نمود اور رسم کے طور پر روزہ رکھوانا اور ان پر روزہ بردستی کر کے بوجھ ڈالنا چھی بات نہیں۔

عاقبت ہونا۔

اگر کوئی شخص رمضان کے پورے مہینہ مجنون اور پاگل رہے اور رمضان کے کسی حصہ میں بھی اس کا جنون و پاگل پن ختم نہ ہو تو اس پر رمضان

کے اس مہینہ کے روزے نہ فی الحال فرض ہیں اور نہ ہی آئندہ ان کی قضاء ضروری ہے۔

اگر کسی شخص کو رمضان کے پورے مہینہ میں شروع سے آخر تک جنون طاری نہیں رہا بلکہ کچھ دن افاقہ بھی رہا، تو اس پر جنون کی حالت میں تو

روزے رکھنا فرض نہیں مگر افاقہ اور صحت یاب ہونے کے بعد اس پر ان فوت شدہ روزوں کو قضاء کرنا ضروری ہے۔

جو شخص مجنون و پاگل نہ ہو بلکہ کسی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو، تو بے ہوشی کے زمانہ میں اس پر روزے رکھنا فرض نہیں ہے لیکن

ہوش میں آنے کے بعد اس پر بے ہوشی کے وقت میں فوت شدہ روزوں کی قضاء ضروری ہے خواہ اس کی بے ہوشی پورے، رمضان کے

مہینے جاری رہی ہو، یا رمضان کے کچھ دنوں میں رہی ہو۔

روزہ شروع کرنے کے بعد اگر کوئی بے ہوش ہو گیا مثلاً دورہ پڑ گیا یا کسی زہریلی چیز کے ڈسنے سے غنودگی ہو گئی یا کسی روزہ دار کو روزہ کی

حالت میں آپریشن وغیرہ کرنے کے لئے کچھ کھلائے پلائے بغیر (مثلاً کچھ سگھا کر) بے ہوش کیا گیا یا اس کے کسی عضو کو ن کیا گیا تو اس سے

روزہ نہیں ٹوٹتا۔

صحت مند ہونا۔

روزہ فرض ہونے کے لئے صحت مند ہونا بھی ضروری ہے جو شخص مریض ہو، اور اسے روزہ رکھنے کی قدرت نہ ہو، اس پر روزہ رکھنا فرض نہیں،

البتہ صحت یاب ہونے کے بعد بیماری میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء کا حکم ہے۔

جس شخص کو روزہ رکھنے سے بیماری پیدا ہونے یا موجودہ بیماری بڑھ جانے یا دیر سے اچھا ہونے یا کسی عضو کے بے کار ہو جانے یا بگڑ جانے یا جان چلی جانے کا یقین یا غالب گمان ہو، وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے اور پہلے سے روزہ ہو، تو اس حال میں اس روزہ کو توڑ بھی سکتا ہے، لیکن صحت یاب ہونے پر قضاء کرنے کا حکم ہوگا۔

صرف وہم یا روزہ کی معمولی بھوک پیاس کی مشقت کی وجہ سے روزہ چھوڑنا اور توڑنا بلکہ اس سے بڑھ کر فدیہ دینا جائز نہیں، جیسا کہ آج کل بعض کم ہمت لوگ ایسا کرتے ہیں۔

جو شخص بیماری وغیرہ کی وجہ سے اتنا کمزور ہو گیا ہو، یا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے اتنا بوڑھا ہو گیا ہو کہ اسے روزہ رکھ کر بھوک اور پیاس برداشت نہ ہوتی ہو، تو اسے روزہ چھوڑنا جائز ہے، پھر اگر بعد میں قدرت حاصل ہو، تو روزہ کی قضاء کرنی چاہئے اور اگر آئندہ قدرت حاصل نہ ہو تو فدیہ دینا چاہئے۔

اگر کوئی مریض یا بوڑھا شخص رمضان میں گرمی کی شدت کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہیں، لیکن رمضان گزرنے کے بعد سردیوں کے موسم میں روزہ رکھنے پر قادر ہے، تو اس کو فی الحال روزہ نہ رکھنا، اور سردیوں کے موسم میں روزہ کی قضا کرنا جائز ہے۔

اگر کسی کو سانپ وغیرہ کاٹ لے، یا اسی طرح کا کوئی حادثہ پیش آجائے جس کے لئے دو وغیرہ کھانا پینا ضروری ہو جائے، تو ایسا شخص بھی مریض میں داخل ہے، اور اس کو روزہ نہ رکھنا، اور روزہ کی حالت میں ہو، تو روزہ توڑ دینا، اور پھر بعد میں قضاء رکھ لینا جائز ہے۔

اگر محنت کش مزدور یا پیشہ ور شخص (مثلاً بھٹی جھوکنے، روٹی پکانے والے) کو روزہ رکھ کر کام کاج کرنے میں غیر معمولی بھوک، پیاس کی تکلیف اور کمزوری ہوتی ہو، جس کی وجہ سے کام کاج نہ ہوتا ہو، تو اگر یہ کام چھوڑ کر، یا ہلکا پھلکا کام کر کے، یا دوسرے اوقات میں کام کر کے گزارہ ہو سکتا ہو، تو روزہ چھوڑنے کی گنجائش نہیں، اور ایسا ممکن نہ ہو اور یہ غریب آدمی ہے، گزر بسر کا کوئی انتظام نہیں تو اس کو روزہ چھوڑنا اور بعد میں قدرت ہونے پر روزہ کی قضا کر لینا جائز ہے، لیکن اس کی عادت بنا لینا، اور صرف وہم کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں۔

مقیم ہونا۔

رمضان کا روزہ فرض ہونے کے لئے مقیم ہونا بھی شرط ہے، اگر کوئی شخص مسافر ہو، تو اس پر روزہ رکھنا فرض نہیں ہے، بلکہ اسے بعد میں روزہ کی قضا کر لینے کی اجازت ہے۔

شرعی اعتبار سے مسافر بننے کے لئے اڑتالیس میل (یعنی ۷۷.۲۵ کلومیٹر) یا اس سے زیادہ کا سفر ہے، لہذا اتنے یا اس سے زیادہ فاصلہ کا سفر کرنے والے کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، اور جو شخص اس مذکورہ مقدار سے کم کے سفر پر جائے، وہ شریعت کی نظر میں مسافر نہیں، لہذا اس کو روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔

اگر رمضان کا آغاز سفر کی حالت میں ہو، تو بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

جس مسافر کو سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف نہ ہوتی ہو، اس کو بھی روزہ چھوڑ دینے کی اجازت ہے، لیکن اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو، تو سفر

میں روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔

سحری کا وقت ختم ہونے تک جو شخص مقیم ہو، اس پر اس دن کا روزہ ضروری ہو جاتا ہے، البتہ آئندہ جو روزے سفر میں آئیں گے، ان کو چھوڑنے کی اجازت ہوگی۔

اگر کوئی شخص سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ رکھ چکا تھا، اور پھر سفر شروع ہونے کے بعد اس کو روزہ کی وجہ سے غیر معمولی مشقت و تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، تو اس کو روزہ توڑ دینا جائز ہے، جس کی بعد میں قضاء کرنی ہوگی۔

اگر کوئی مسافر شخص کسی جگہ کم از کم پندرہ یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گیا تو اب وہ مسافر نہیں رہے گا، اس لئے اس حالت میں اس کو روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہوگا۔

اگر کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو روزہ چھوڑ دینا جائز ہے۔ مسافر کو سفر ختم کرنے کے بعد جلد از جلد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء کر لینی چاہئے، بلا وجہ تاخیر کرنے میں ڈر ہے کہ کہیں موت نہ آجائے اور روزے ذمہ میں باقی رہ جائیں لیکن اگر تاخیر سے ادا کرے، تب بھی ادا ہو جائیں گے۔

حیض و نفاس سے پاک ہونا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت کو حیض آتا ہے، تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے، اور نہ روزہ رکھتی ہے (بخاری حدیث نمبر 1951 کتاب الصوم، باب: الحائض تترك الصوم والصلاة)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض کے بعد پاک ہونے پر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی قضا کا حکم فرماتے تھے، اور ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں فرماتے تھے (سنن النسائی، حدیث نمبر 2318، مسلم، حدیث نمبر

(69335)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا روزہ صحیح ہونے کے لئے حیض و نفاس سے پاک ہونا ضروری ہے، اور یہ کہ عورت حیض و نفاس کے زمانہ میں روزہ نہیں رکھے گی، بلکہ پاکی حاصل ہونے کے بعد اس کی قضا کرے گی۔

البتہ اگر جنابت و ناپاکی کی حالت ہو تو اس حالت میں روزہ رکھنا درست ہے۔

روزے کی نیت اور وقت وغیرہ سے متعلق احکام

روزہ درحقیقت صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک کھانے پینے اور میاں بیوی کے جنسی تعلقات سے رُکے رہنے کا نام ہے لہذا اس سے کم وقت کے لیے روزہ رکھنا، یا غروب آفتاب سے پہلے پہلے روزہ افطار کر لینا، شرعاً درست نہیں۔

صبح صادق سے مراد وہ وقت ہے، جس پر رات کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور یہ وقت سورج کے اٹھارہ درجہ زیر افق پہنچنے پر ہوتا ہے، لہذا سحری کھانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ طلوع فجر ہونے سے پہلے پہلے سحری کھائے، اگر طلوع فجر کے ذرا سی

دیر بعد بھی جان بوجھ کر کچھ کھایا پیا، تو روزہ درست نہیں ہوگا۔

روزہ صحیح ہونے کے لئے روزہ کی دل میں نیت کرنا ضروری ہے، زبان سے ضروری نہیں، اور روزہ کی نیت کے لئے اتنا کافی ہے کہ دل میں یہ ارادہ ہو کہ میں مثلاً صبح کو، یا آج رمضان کا روزہ رکھتا ہوں، اور روزہ کی نیت رات کو صبح صادق سے پہلے کر لینا مناسب ہے۔

عام طور پر رمضان کی ہر رات میں مسلمان کے دل میں جو یہ عزم ہوتا ہے کہ وہ صبح کا روزہ رکھے گا، تو یہ عزم ہی نیت کہلاتا ہے، جب تک اس کے خلاف یعنی اگلے دن روزہ نہ رکھنے کی نیت نہ ہو۔ اگر کسی نے رات کو کسی وقت روزہ کی نیت نہیں کی یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی تو فقہائے احناف کے نزدیک رمضان کے روزہ کی نیت ضحوة کبریٰ (زوال سے تقریباً ایک گھنٹہ) پہلے پہلے تک کرنا جائز ہے، بشرطیکہ طلوع فجر سے ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

اور اگر کسی نے رات کو سونے سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کی اور پھر اس کی ضحویٰ کبریٰ سے پہلے آنکھ کھلی اور اس نے روزہ کی نیت کر لی اور اس نے صبح صادق سے اب تک روزہ کے خلاف کوئی عمل نہیں کیا تو اس کا روزہ درست ہو جائے گا اور اگر ضحوة کبریٰ کے بعد آنکھ کھلی یا اس نے ضحوة کبریٰ کے بعد نیت کی یا صبح صادق کے بعد روزے کے خلاف کوئی عمل پایا گیا (مثلاً اس نے جان بوجھ کر کچھ کھاپی لیا) تو اس کا روزہ درست نہیں ہوگا۔

رمضان کے روزوں کی نیت اگر اس طرح کی جائے کہ وہ رمضان کا فرض روزہ رکھتا ہے، تو بھی صحیح ہے۔

اگر کوئی شخص رمضان کی رات میں یہ نیت کر کے سو گیا کہ وہ اگلے دن کا روزہ رکھے گا اور پھر اس کی دن میں کسی بھی وقت آنکھ کھلی یا اگلے دن سورج غروب ہونے کے بعد آنکھ کھلی تب بھی اس کا روزہ نیت کے معتبر ہونے کی وجہ سے درست ہو جائے گا۔

سحری کے مسائل

سحری کھانا سنت ہے، اگر بھوک نہ ہو، تب بھی تھوڑا بہت کچھ کھاپی لینا بہتر ہے، خواہ دو تین چھوڑے، یا پانی کے چند گھونٹ ہی کیوں نہ ہوں، لیکن اگر کچھ بھی نہ کھایا پیا اور بغیر سحری کے روزہ رکھ لیا، تب بھی روزہ صحیح ہو جائے گا۔

اگر سحری کے لئے آنکھ نہ کھلی اور صبح صادق ہو گئی، تو بغیر سحری کے روزہ رکھنا ضروری ہے، صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھانا صحیح نہیں (خواہ کسی کی آنکھ دیر سے کھلی ہو) اکثر روزہ رکھنے والے حضرات فجر کی اذان ہونے تک سحری کھانے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور بعض لوگ تو اذان ختم ہونے تک، جبکہ بعض لوگ آخری اذان اور بعض لوگ محلہ کی اذان ہونے تک سحری کھانے میں مبتلا پائے گئے ہیں۔

حالانکہ سحری ختم کرنے کا تعلق اذان سے نہیں، بلکہ صبح صادق ہو جانے سے ہے، اور اذان تو نماز فجر کے لیے دی جاتی ہے، اذان درحقیقت نماز کی سنت ہے نہ کہ روزہ کی، اگر اذان صبح صادق کے بعد ہوئی، اور اس پر کچھ کھایا پیا گیا، تو روزہ نہیں ہوگا۔

اس لئے اذان کو سحری ختم کرنے کا معیار بنانا، نقصان کی چیز ہے سحری کے لیے صحیح اور مستند کیلنڈر، یا جنتری میں دیئے گئے وقت کو معیار بنائیں، اور اپنی گھڑی صحیح وقت کے مطابق رکھیں، (اور احتیاطاً کچھ وقت پہلے ہی سحری سے فارغ ہو جائیں) نیز مساجد میں یہ اہتمام کیا جائے کہ

سحری کا وقت ختم ہونے پر اس کا اعلان کر دیا جائے (یا کسی جگہ سائرن وغیرہ بجا دیا جائے) حدیث میں سحری میں دیر کرنے اور افطار میں جلدی کرنے کی جو فضیلت آئی ہے، اس پر عمل وقت کے اندر رہتے ہوئے کرنا چاہئے، اور یہی اُس حدیث کا مطلب بھی ہے۔ رمضان المبارک میں صبح صادق ہو جانے کے بعد دوسرے دنوں کی بندت فجر کی نماز باجماعت اس لئے جلدی پڑھنا، تاکہ زیادہ لوگ جماعت میں شریک ہو سکیں نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے۔

افطار کے مسائل

افطار کے وقت دعاء قبول ہونے کا خاص وقت ہوتا ہے اس لئے اس وقت دعاء کا اہتمام مناسب ہے۔ بعض لوگ افطار کے وقت بھی ٹی وی کے پروگراموں میں مصروف رہتے ہیں، جو محرومی کی بات ہے۔ کھجور سے روزہ افطار کرنا زیادہ ثواب ہے، اور وہ میسر نہ ہو، تو پھر پانی سے افطار کرنا چاہئے، افطار حلال مال سے کیا جائے، حرام سے پرہیز بہت ضروری ہے۔ کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرنے کی بڑی فضیلت ہے، افطار میں مصروف ہو کر مغرب کی نماز قضاء کر دینا، یا جماعت چھوڑ دینا صحیح نہیں۔ رسم و رواج کے طور پر یا اپنا نام اونچا کرنے کے لئے افطار پارٹیاں دینا جائز نہیں اسی طرح بچوں کی روزہ کشائی کی مروجہ رسم بھی غیر شرعی ہے۔ بعض لوگ ایک عشرہ کھجور سے، ایک عشرہ پانی سے اور ایک عشرہ نمک سے افطار کرنے کو سنت، یا زیادہ ثواب سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے، اس طریقہ کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔

رمضان میں مغرب کی نماز کچھ تاخیر سے پڑھنا تاکہ مختصر افطار اور بھوک کا تقاضا ختم کر کے لوگ جماعت میں شریک ہو سکیں جائز ہے، لیکن زیادہ تاخیر نہ کی جائے کہ مکروہ وقت ہو جائے، یا نمازیوں کو جماعت کے انتظار میں تکلیف ہونے لگے۔

روزہ کو فاسد کرنے اور نہ کرنے والی چیزیں

ذیل میں روزے کو فاسد کرنے اور نہ کرنے والی چیزوں کو بالترتیب ذکر کیا جاتا ہے۔ منہ میں کوئی چیز لے جانا یا چکھنا کلی مسواک کرنا روزہ کی حالت میں کسی چیز کو منہ میں لے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک کہ وہ پیٹ میں نہ پہنچ جائے البتہ روزہ کی حالت میں بلا سخت عذر کے حلق کی جڑ تک کسی چیز کا پہنچانا مکروہ ہے۔ روزہ کی حالت میں دن کے کسی وقت خشک مسواک کرنا جائز ہے اس سے روزہ پر کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

جس عورت کو کھانے میں نمک مرچ وغیرہ کم یا زیادہ ہونے کی وجہ سے اپنے شوہر وغیرہ کی طرف سے بد مزگی کا ڈر ہو یا چھوٹے بچے کو غذا اچھا کر دینے کی ضرورت ہو، اس کو کوئی چیز چکھنا یا چبانا جائز ہے بشرطیکہ اس چیز کو پیٹ میں نہ لے جائے۔

منہ میں جو تھوک پیدا ہوتا ہے اس کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ وہ زیادہ مقدار میں کیوں نہ ہو اسی طرح روزہ کی حالت میں ناک کے اندرونی سوراخوں سے حلق کی طرف آنے والی ریش بھی تھوک کا حکم رکھتی ہے اس کے پیٹ میں لے جانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اگر

کوئی اس کو تھوک دے تو اچھا ہے۔

کلی کرنے کے بعد جب پانی منہ سے باہر نکال دیا جائے اور تھوک کے ساتھ کچھ تری محسوس ہو تو اس کا حکم تھوک کی طرح ہے اس کو نکلنے سے حرج و تنگی لازم آنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ دار کو وضو کرتے وقت کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں اس طرح مبالغہ کرنا مکروہ ہے کہ پانی حلق کے اندر یا ناک کے نرم حصہ سے اوپر چلا جائے۔

اگر کلی کرتے وقت غیر ارادی طور پر غلٹی سے پانی پیٹ میں چلا جائے تو راجح قول کے مطابق روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ کلی کرنے میں مبالغہ نہ کیا جائے۔

بلا اختیار گردوغبار مچھر یا فضا میں موجود دھوئیں کے ذرات سانس کے ساتھ حلق کے اندر یا پیٹ میں چلے جائیں تو شریعت نے ان چیزوں کو دفع حرج کی وجہ سے معاف قرار دے دیا ہے، لیکن اپنے ارادہ سے حلق کے اندر دھواں کھینچا جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جیسے اگر بتی وغیرہ کے قریب آکر اس کا دھواں سانس کے ساتھ کھینچا جائے۔ جھاڑو دینے، روئی دھننے اور دوسرے کام کاج کے دوران جو گردوغبار اڑتا ہے اس کا حکم بھی یہی ہے سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس کی طرف طبیعت کا میلان پایا جاتا ہے اور پیٹ کی شہوت پوری ہوتی ہے۔

اگر کسی نے پان یا نسوار روزہ کی حالت میں منہ میں رکھ کر فوراً باہر نکال دی اور تھوک دی اور اس کو یقین ہو کہ اس کا کوئی حصہ و ذرہ پیٹ میں نہیں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ ایسا کرنا مکروہ ہے اور اگر کوئی جزو پیٹ میں چلا گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اگر روزہ کی حالت میں کسی کے مسوڑھے یا منہ کے کسی حصہ سے خون نکلا اور اس نے اس کو باہر تھوک دیا اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پھر اگر خون کی مقدار تھوک کی مقدار سے کم ہو تو اس کو تھوک کا حکم حاصل ہے اس لئے اس کو پیٹ میں لے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اگر خون کی مقدار تھوک سے زیادہ یا اس کے برابر ہو جس

کی پہچان یہ ہے کہ اس کا ذائقہ واضح طور پر حلق میں محسوس ہو تو اکثر مشائخ کے نزدیک اس کو پیٹ میں داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں اس کو تھوک کے بجائے خون کا حکم حاصل ہے جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ اگر مسوڑھے یا منہ کے کسی حصہ سے نکلنے والا خون خود بخود پیٹ میں داخل ہو جائے اور اس کو اپنے اختیار سے نہ لے جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ اس کی مقدار تھوک سے زیادہ ہو۔ دانتوں کے درمیان اٹکے ہوئے کھانے کا ذرہ یا گوشت پان چھالیہ نسوار وغیرہ کا ریشہ اگر قلیل و تھوڑی مقدار میں ہو اس کے (منہ سے باہر نکالے بغیر) پیٹ میں لے جانے سے دفع حرج کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ چبا کر لے جائے یا بغیر چبائے ویسے ہی نگل لے البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اور اگر وہ کثیر و زیادہ مقدار میں ہو تو اس کے نگل لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اور چنے کی مقدار یا اس سے زائد ہو تو وہ کثیر و زیادہ مقدار میں داخل ہے اور چنے کی مقدار سے کم ہو تو وہ قلیل و تھوڑی مقدار میں داخل ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کا اہتمام

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے لمحات سب سے زیادہ قیمتی ہیں، اس میں وہ شب قدر بھی آتی ہے جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ میں عبادت کے لئے کمر کس لیا کرتے تھے، چنانچہ ام المؤمنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آنحضرت راتوں رات عبادت میں مشغول رہتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے، اور خوب محنت فرماتے اور کمر کس لیتے تھے۔

(مسلم شریف ۳۴۲/۱ بخاری شریف ۲۴۱/۱، المنتقی ۱۳۶)

نیز فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں عبادت میں جس قدر محنت فرماتے تھے اتنا دوسرے ایام میں نہیں فرماتے تھے۔

(مسلم شریف حدیث: ۴۵۰۰ الشعب الإیمان للبیہقی (۳۱۹))

اس لئے ہم لوگوں کو بھی چاہئے کہ رمضان کے آخری دن اور راتوں کی قدر کریں اور انہیں فضول مشاغل میں ضائع نہ کریں۔

اعتکاف کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

وَعَهْدَنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهَّرَ أَبِيئِي لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

(البقرة ۱۲۵)

ترجمہ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کو حکم دیا کہ وہ دونوں میرے گھر کو پاک و صاف کریں طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لئے۔

اعتکاف کیا ہے؟

دنیوی کاروبار معاشی الجھنوں اور ذاتی مصروفیات میں الجھ کر انسان اپنے مقصد تخلیق سے غافل ہو جاتا ہے شیطانی اثرات اس کے دل و دماغ پر اس طرح چھا جاتے ہیں کہ اسے کچھ اور سوچنے اور غور کرنے کی سدھ ہی نہیں رہتی رفتہ رفتہ یہ غفلت اتنی بڑھتی ہے کہ نماز کے لئے مسجد میں کچھ دیر کے لئے جانے اور روزہ ذکاۃ وغیرہ عبادتوں کی انجام دہی سے بھی وہ ختم نہیں ہو پاتی نماز دنیوی خیالات میں گذرتی ہے اور روزہ لایعنی فضول باتوں کی نذر ہو جاتا ہے یہ صورت حال زندہ دلان امت کے لئے سوہان روح اور عاشقانِ توحید کے لئے درد و کرب کا سامان بن جاتی ہے مالک الملک کا شاہانہ جاہ و جلال جہاں اس کے دربار میں آپڑے رہنے سے مانع ہوتا ہے وہیں ارحم الراحمین کی رحمت بیکراں

فکر مندوں کے لئے امید کے دیے جلاتی ہے

اعتکاف کی اہمیت و فضیلت

واقعہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کے متبرک و مسعود اوقات کی قدر اعتکاف کے بغیر کامل طور پر نہیں ہو سکتی آدمی کتنا ہی شوقین ہو کسی کام میں مستقل مشغول رہنے کے باعث طبیعت میں فطری اکتاہٹ پیدا ہو ہی جاتی ہے اور عبادت کا تسلسل موقوف ہو جاتا ہے لیکن اعتکاف ایسی عبادت ہے کہ مختلف اگر مسجد میں خالی بھی بیٹھا رہے پھر بھی عبادت گزاروں میں شمار ہوتا ہے اور مختلف کا کوئی لمحہ ضائع نہیں ہوتا اور مسجد میں بیٹھے بیٹھے اسے بے شمار اعمال صالحہ کا ثواب ملتا رہتا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ مختلف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اسے (ان) تمام نیکیوں کا (جنہیں وہ اعتکاف کے سبب انجام نہیں دے سکتا) اتنا ہی بدلہ عطا کیا جاتا ہے جتنا نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے (مشکوٰۃ شریف (۱۸۳/۱))

ایک دوسری روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص اللہ رب العزت کی خوشنودی کی تلاش میں ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین ایسی بڑی خندقیں حاصل فرمادیتے ہیں جو دنیا جہان سے زیادہ چوڑی اور وسیع ہیں۔

الترغیب والترہیب (۹۶/۲)

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف۔

رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کے سلسلہ میں روایات ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملنے کے بعد کبھی اس کا نافرمان نہیں فرمایا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے دس دنوں کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرہ کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

الترغیب والترہیب (۹۶/۲)

دیکھئے کتنی معمولی قربانی پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے کس قدر عظیم نعمتوں کا وعدہ کیا جا رہا ہے آج کسی شخص کو اگر کسی لیڈر اور حکمران کی کوٹھی پر چند دن رہنے کی اجازت مل جائے تو وہ اسے بہت ہی فخر کی چیز سمجھتا ہے اور جگہ جگہ اس کو عظیم عزت افزائی جان کر اتراتا پھرتا ہے تو اگر دنیا کے ان حکام کے دربار کی حاضری اور وہاں قیام موجب عزت ہے تو کیا مالک الملک شہنشاہ عالم کے در پر جا کے پڑے رہنا باعث عزت اور قابل فخر نہیں؟ پھر یہ دیکھیں کہ اس چند روزہ ماحول میں رہ کر ہماری طبیعت میں کتنی بشارت اور روحانی فرحت پیدا ہوتی ہے اور کس طرح ایمان کی زیادتی محسوس طور پر معلوم ہوتی ہے حقیقت یہ ہے کہ اعتکاف سے ماہ مبارک کا لطف دو بالا ہو جاتا ہے اور اس کے ذریعہ شب قدر میں عبادت کی سعادت یقینی طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔

عام معاشرہ میں اعتکاف سے بے رغبتی۔

ان تمام فوائد کے باوجود غور کرنے کی بات یہ ہے کہ آج ہمارا عام معاشرہ اس عبادت سے محروم ہوتا جا رہا ہے رمضان المبارک میں جماعت کی نمازوں اور تراویح وغیرہ کا تو ماشاء اللہ کچھ اہتمام ہو بھی جاتا ہے لیکن سنت اعتکاف کی ادائیگی کی طرف رجحان بہت کم دکھائی دیتا ہے اور اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم عید کی تیاریوں میں اتنا وقت لگانا چاہتے ہیں کہ کوئی ارمان باقی نہ رہ جائے اور یہ سمجھتے ہیں کہ اعتکاف کی وجہ سے سارے ارمان پورے نہ ہو سکیں گے تجارت پیشہ لوگ تو اعتکاف کا خیال بھی دل میں نہیں لاتے اس لئے کہ یہی ان کی سال بھر کی کمائی کا وقت ہے تو دنیا کی کمائی سے محرومی کا اتنا خیال ہے مگر اس رمضان کے سیزن میں رحمت خداوندی کے حصول میں جو کمی رہ جاتی ہے اس کا کوئی احساس نہیں؟ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ سب لوگ ایک ساتھ اعتکاف کر لیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ ہر گھرانے والے اس طرح کا نظام بنائیں کہ ان کے گھر کا ایک فرد اعتکاف کیا کرے اگر تین بھائی ہیں تو ایک اعتکاف کرے اور بقیہ بھائی اس کی خبر گیری کریں اگر دوکان پر کئی لوگ بیٹھنے والے ہیں تو ایک آدمی کو ہر سال اعتکاف کے لئے متعین کر دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس طریقہ سے اس عبادت کی قدر پیدا ہوگی اور اس کے اثرات پورے گھرانے میں محسوس کئے جائیں گے خاص کر نوجوانوں کو اس عبادت کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے اعتکاف ان کے لئے ماہ مبارک میں بے شمار گناہوں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ بنے گا اور ان کو دینی تربیت کا موقع میسر آئے گا عشرہ اخیرہ سے پہلے مساجد میں اعتکاف کے لئے باقاعدہ تشکیل ہونی چاہئے تاکہ اس عظیم عبادت کی طرف عمومی رجحان ہو اور مسجد میں اعتکاف کرنے والوں سے معمور ہو جائیں اللہ رب العزت ہمیں خصوصی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

تراویح کی نماز دو رنوت اور دو صحابہ میں

رمضان المبارک کی ایک امتیازی عبادت نماز تراویح ہے جو اپنی الگ شان رکھتی ہے اس نماز کے ذریعہ رمضان المبارک میں مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے اور عبادات کے شوق میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے صحیح احادیث شریفہ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں تین دن مسجد نبوی میں باجماعت نماز پڑھائی لیکن جب مجمع زیادہ بڑھنے لگا اور صحابہ کرام کے غیر معمولی ذوق و شوق کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطرہ ہوا کہ کہیں یہ نماز امت پر فرض نہ کر دی جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سلسلہ موقوف فرمادیا (بخاری شریف ۲۶۹) لیکن ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ عبادات انجام دینے کی ترغیب دیتے رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت میں گزارے گا اس کے سب پچھلے گناہ معاف کر دئے جائیں گئے۔ (بخاری شریف ۱/۲۶۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ترغیب کی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رمضان المبارک میں کثرت عبادت کا اہتمام کرتے تھے جو لوگ قرآن کریم کے حافظ تھے وہ خود نوافل میں قرآن پڑھتے اور جو حافظ نہ تھے وہ کسی حافظ کی اقتداء میں قرآن کریم سننے کی سعادت حاصل کرتے تھے چنانچہ ثعلبہ ابن ابی مالک القرظی (جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تابعی عالم ہیں)

مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کی رات میں پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد کے ایک گوشہ میں کچھ لوگ جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ تو کسی نے جواب میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ حضرات ہیں جن کو قرآن کریم حفظ نہیں ہے تو حضرت ابی ابن کعب نماز میں قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں، یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے بہت اچھا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کوئی ناگواری کی بات ارشاد نہیں فرمائی۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی بیروت ۲/۴۹۵)

اس تفصیل سے اتنا یقیناً معلوم ہو گیا کہ دور نبوت میں رمضان کی وہ خصوصی نماز جسے بعد میں تراویح کا نام دیا گیا یقیناً پڑھی جاتی رہی اور حضرات صحابہ اس نماز سے بخوبی واقف تھے اور تنہا تنہا اور کبھی جماعت سے اسے پڑھا کرتے تھے۔

تراویح میں ختم قرآن

تراویح میں قرآن کریم کم از کم ایک مرتبہ ختم کرنا سنت ہے (در مختار مع الشامی بیروت ۲۴۳۳، ذکر یا / ۴۹۲) اللہ تبارک و تعالیٰ پوری امت کی طرف سے سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بے حد جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے باجماعت تراویح اور قرأت قرآن کے اہتمام کا حکم دے کر قرآن کریم کی حفاظت کا ایک سبب مہیا فرما دیا۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رمضان المبارک کی پہلی شب میں مسجد نبوی سے گزرے تو وہاں قرآن کریم پڑھنے کی آواز آپ کو سنائی دی تو بے ساختہ ارشاد فرمایا **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّى يَخْرُجَ الْغَمَامُ** (غنیۃ الطالبین ۴۸۴) یعنی اللہ تعالیٰ حضرت عمرہ کی قبر کو نور سے بھر دے جیسا کہ انہوں نے اللہ کی مسجدوں کو قرآن کریم کی تلاوت سے منور کر دیا ہے۔ اور حضرت عمر کے بارے میں اسی طرح کا جملہ سیدنا حضرت عثمان غنی سے بھی منقول ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر اس انداز پر تراویح میں قرآن کریم سننے سنانے کا رواج نہ ہوتا تو کتنے ہی حفاظ حفظ کرنے کے باوجود اپنے حفظ کو محفوظ نہ رکھ پاتے تراویح میں سنانے یا سننے کی فکر کی وجہ سے سال میں کم از کم ایک مرتبہ اکثر حفاظ کرام از سر نو یاد کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

اس لئے تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام کرنا چاہئے لیکن ضروری ہے کہ پڑھنے والے اور سننے والے قرآن کریم کے آداب کا ضرور لحاظ رکھیں۔

افسوس ہے کہ آج کل اس بارے میں سخت کوتاہی برتی جاتی ہے اور جلد از جلد ختم قرآن کے شوق میں شرعی ہدایات کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے عام طور پر تین تین اور کہیں کہیں پانچ پانچ پارے تراویح میں پڑھنے کا رواج ہو چلا ہے زیادہ سننا یا پڑھنا برا نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اتنا تیز نہ پڑھا جائے کہ حروف کٹ جائیں یا غلطیاں رہ جائیں ایسی جلد بازی قرآن کریم کے ساتھ سخت بے ادبی اور توہین ہے بہتر ہے کہ روزانہ اتنی مقدار میں قرآن پاک سنا جائے کہ ستائیسویں یا اسیسویں شب میں ایک ختم ہو جائے (شامی بیروت ۲/۴۹۵) تاکہ اس بہانے اخیر مہینہ تک تراویح کی پابندی اور ذوق و شوق برقرار رہے اور رمضان کا آخری عشرہ سستی اور کاہلی کی نذر نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائیں آمین۔۔۔۔۔

رمضان آرہا ہے کیا ہم تیار ہیں؟ اپنا جائزہ لیجئے

محترم قارئین کیا آپ کو پتہ ہے کہ رمضان دروازے پر دستک دے رہا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ ہمارے گھروں میں داخل ہو ضروری ہے کہ ہم اپنے دلوں کے دروازے کھول لیں یہ مہینہ صرف روزوں کی گنتی کا نام نہیں ہے یہ اپنے دعوؤں اور حقیقت کے درمیان فاصلے کو ناپنے کا وقت ہے ہم کہتے ہیں کہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں مگر کیا ہماری زندگی اس محبت کی گواہی دیتی ہے؟ محبت تو وہ آگ ہے جو انسان کو چین سے سونے نہیں دیتی جو اسے سجدوں میں رُلا دیتی ہے جو اسے اپنی خواہشات قربان کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے رمضان آرہا ہے یہ بہانوں کا نہیں فیصلوں کا مہینہ ہے یہ وقت ہے خود کو پرکھنے کا اپنے ایمان کو تولنے کا اور یہ طے کرنے کا کہ ہماری محبت صرف الفاظ تک محدود ہے یا عمل تک پہنچتی ہے

اللہ سے محبت ہو تو زندگی قربان کرنے کا جذبہ آہی جاتا ہے ہم تو محبت کا دعویٰ کرتے ہیں نہ نیند قربان کرتے ہیں کہ اس رب کے آگے جھک جائیں نہ وقت نکالتے ہیں کہ قرآن سمجھ لیں نہ اخلاق اچھے کرتے ہیں کہ رب راضی ہو جائے ہماری کیسی محبت ہے؟ ہاں محبت کرنی ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف دیکھیں سب قربان کرنے کے لئے تیار تھے کبھی اہل و عیال کبھی گھر کبھی محبتیں سب اللہ کی خاطر قربان اور جانتے ہیں بدلے میں کیا ملا اللہ کی طرف سے سلامتی کی بشارت اللہ کی محبت اللہ کی دوستی ہاں قربانی سے ہی تو قرب ملتا ہے یہ دن بہترین بنائیں

اب وہ وقت نہیں جب ہم کہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں تھا رمضان کی بہترین پلاننگ شروع کیجئے اپنے بچوں کے ساتھ مل کر اپنے فیملی کے ساتھ اور والدین کے ساتھ مل کر آئیے اس رمضان کو پچھلے رمضانوں جیسا نہ بنائیں صرف سحری و افطاری کی تیاریوں تک خود کو محدود نہ کریں بلکہ اپنے دل کی زمین کو بھی تیار کریں جس طرح کسان بیج بونے سے پہلے زمین کو نرم کرتا ہے گھاس پھوس صاف کرتا ہے اسی طرح ہمیں بھی اپنے دل سے حسد کینہ بغض اور غفلت کی جھاڑیاں کاٹنی ہوں گی ورنہ عبادتوں کے بیج اگیں گے نہیں

سوچیے اگر یہ ہمارا آخری رمضان ہو تو کیا ہم اسی بے فکری کے ساتھ اس کا استقبال کریں گے؟ کیا ہم پھر بھی سستی کریں گے؟ کیا ہم پھر بھی بھی کہیں گے کہ ابھی تو وقت ہے؟ نہیں بلکہ مؤمن ہر آنے والے رمضان کو آخری سمجھ کر جیتا ہے اسی لیے اس کی ہر لمحہ قیمتی بن جاتی ہے۔

اس مبارک رمضان میں ایک عہد کریں کہ نمازوں کو صرف ادا نہیں کریں گے بلکہ سنواریں گے قرآن کو صرف پڑھیں گے نہیں بلکہ سمجھیں گے اور اس پر عمل کریں گے صدقہ صرف مال کا نہیں بلکہ اخلاق کا بھی دیں گے رشتوں کو جوڑیں گے دلوں کو صاف کریں گے ہر کسی کو معاف کریں گے اور معافی مانگیں گے اپنے بچوں کو صرف روزہ رکھنا نہ سکھائیں بلکہ روزے کی روح بھی سکھائیں انہیں بتائیں کہ بھوک صرف برداشت کرنے کا نام نہیں بلکہ نفس کو قابو کرنے کا نام ہے گھر کا ماحول ایسا بنائیں کہ اذان کی آواز پر خاموشی چھا جائے قرآن کی تلاوت سے دیواریں بھی مانوس ہو جائیں اور سجدوں کی لذت بچوں کے دلوں میں بھی اتر جائے یاد رکھئے رمضان مہمان ہے اور بہترین مہمان نوازی یہی ہے کہ ہم اپنے اعمال سنواریں اگر ہم نے اس مہینے میں خود کو نہ بدلا تو پھر کب بدلیں گے؟ اگر ہم نے اب بھی قربانی نہ دی تو پھر کب دیں گے؟ میرے پیارو قربانی صرف جان کی نہیں ہوتی کبھی نیند کی کبھی خواہش کی کبھی انا کی بھی دینی پڑتی ہے اور یہی قربانیاں

انسان کو اللہ کے قریب کر دیتی ہیں

آئیے آج ہی سے تیاری شروع کریں ایک فہرست بنائیں نماز کی تلاوت کی صدقہ کی اصلاح اخلاق کی اپنے گھر میں رمضان کا ایک ماحول قائم کریں تاکہ جب چاند نظر آئے تو ہم صرف خوشی نہ منائیں بلکہ یہ اطمینان بھی ہو کہ ہم نے اپنے رب کے مہمان کے استقبال کی تیاری کر لی ہے اے اللہ رب العزت ہمیں اس مبارک مہینہ کی قدر کرنے کی اسے سمجھنے اور اس سے خوب نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔۔۔۔۔

رمضان المبارک کی بابرکت تیاری اور ہماری ذمہ داریاں

محترم قارئین رمضان المبارک اللہ رب العزت کی عظیم نعمت اور رحمتوں والا مہینہ ہے یہ وہ مبارک وقت ہے جس میں نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے اور بندے کو اپنے رب کے قریب ہونے کا بہترین موقع ملتا ہے اس بابرکت مہینے کی تیاری جتنی اچھی ہوگی فائدہ بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا اس لیے ضروری ہے کہ رمضان کی آمد سے پہلے ہم خود کو روحانی جسمانی اور عملی طور پر تیار کریں

رمضان المبارک کا مہینہ مجموعی فضیلت کے اعتبار سے تمام مہینوں کا سردار ہے یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا اس مہینے میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دی گئی ہے اور اس رات کا نام لیلیۃ القدر ہے لیلیۃ القدر کی فضیلت بیان کرنے کے لیے قرآن مجید میں مکمل ایک سورت نازل کی گئی ہے جس کا نام سورہ قدر ہے رمضان المبارک کا مہینہ لوگوں کے حق میں مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اپنے رب کو راضی کرنے اور اپنے گناہوں کو بخشوانے کی بنیاد ہے۔

اس ماہ مبارک میں روزے اس لیے فرض کیے گئے تاکہ لوگوں میں تقویٰ اور طہارت و پاکیزگی کی صفت پیدا ہو اور پھر یہ صفت انسان کے لیے آنے والے گیارہ مہینوں میں عمل صالح کا محرک اور عبادت الہی کی راہوں پر چلنے کے لیے زینہ بنے۔ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہر سال رحمتوں اور برکتوں کو لے کر لوگوں کے سروں پر سایہ فگن ہوتا ہے اور شروع ہو کر بڑی تیزی سے ختم ہو جاتا ہے محروم قسمت اور ناقدر لوگ بالعموم اس ماہ کے فیضان سے محروم رہ جاتے ہیں جب کہ خوش قسمت اور قدر دان لوگ مغفرت اور بخشش کی سند کا پروانہ پالیتے ہیں اور دنیاوی اور اخروی برکتیں اور سعادتیں سمیٹ لیتے ہیں خوش قسمت لوگ رمضان المبارک کی آمد سے پہلے ہی اس مہینے کا انتظار اور اس کے استقبال کی تیاری شروع کر دیتے ہیں مگر قسمت کے ماروں اور کم نصیبوں کو جوں ہی معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کا مہینہ آ رہا ہے تو وہ رمضان کی مکمل تیاری کرنے لگتے ہیں اور روزوں کی وجہ سے اپنی خواہشات اور تقاضوں پر پابندی کی فکر سوار ہو جاتی ہے۔

شعبان کا مہینہ دراصل رمضان کی تیاری کا مہینہ ہے رمضان المبارک کا مہینہ گزرنے کے بعد ایک لمبا اور طویل عرصہ درمیان میں آجانے کی وجہ سے رمضان کے روزوں سے پیدا شدہ تقویٰ اور طہارت اور ایمان کی حرارت میں جو کمی آجاتی ہے شعبان کا مہینہ اس تقویٰ اور حرارت میں حرکت پیدا کرنے کا زمانہ ہے جس طرح لمبے وقت سے کھڑی ہوئی گاڑی کو چلانے سے پہلے اسٹارٹ کر کے کچھ دیر گرم کرنے اور انجن کو

حرارت پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس حرارت کے بعد گاڑی کا مطلوبہ رفتار سے چلنا آسان ہو اور یک بار انجن پر زور اور دباؤ پڑنے کی وجہ سے پیش آنے والے نقصان اور سفر کی مشکلات سے بچنے کا انتظام اور انجن میں برداشت کی قوت پیدا ہو اسی طرح شعبان کا مہینہ رمضان المبارک کی نیکیوں اور تقویٰ و طہارت کے تحمل کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنے کا عبوری زمانہ ہے جو شخص شعبان کے مہینے میں عمل صالح پر مواظبت اور بد عملیوں سے اجتناب کر کے ایمانی اسٹیم اپنی روح و بدن کو بہم پہنچا کر سرگرم و فعال ہو جاتا ہے اس کو رمضان المبارک میں نیکی و تقویٰ کے بلند درجات کا سفر کرنے میں مشکلات پیش نہیں آتیں اور اس کے برعکس جو شخص اس مہینے میں رمضان کی تیاری نہیں کرتا اور گناہوں میں مبتلا رہتا ہے اس کے حق میں یک بارگی رمضان کا مہینہ شروع ہو جانے سے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ زندگی کے قیمتی لمحات کو غنیمت شمار کرتے ہوئے رمضان المبارک کے لیے پہلے سے تیاریاں شروع کر دیں رمضان سے پہلے سب سے اہم کام اپنی نیت کو خالص کرنا ہے سچے دل سے توبہ کریں کچھلی کوتاہیوں پر ندامت محسوس کریں اور آئندہ بہتر زندگی گزارنے کا عزم کریں اللہ رب العزت توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اس لیے رمضان سے پہلے دل کو صاف کرنا بہت ضروری ہے

رمضان کو قرآن کا مہینہ کہا جاتا ہے اس لیے بہتر ہے کہ رمضان سے پہلے ہی تلاوت کی عادت بنائیں روزانہ تھوڑا وقت قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ سمجھنے کے لیے مخصوص کریں تاکہ رمضان میں آسانی ہو اور دل میں شوق پیدا ہو رمضان کی آمد سے پہلے ہی اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کیجیے اور سچی توبہ کے لیے تین باتوں کا لحاظ کیجیے ایک تو یہ کہ گزرے ہوئے گناہوں پر افسوس اور شرمندگی دل میں ہو اور ساتھ ہی جن چیزوں کی قضاء ضروری ہے خواہ وہ اللہ کے حقوق ہوں جیسے قضاء نمازیں روزے زکوٰۃ حج قربانی صدقہ فطر قسم کا سفارہ جائز منیت وغیرہ ان کو حسب قدرت ادا کیجیے اور خواہ بندوں کے حقوق ہوں جیسے قرض و لین دین میراث کسی بھی قسم کا دوسرے کا جانی و مالی نقصان اور ایذا رسانی وغیرہ ان کو ممکنہ حد تک ادا کرنے کی کوشش کیجیے یا حق دار سے معافی حاصل کیجیے دوسری یہ کہ توبہ کرتے وقت ان گناہوں کو چھوڑ دیجیے اور ان سے الگ ہو جائیے تیسری یہ کہ توبہ کرنے کے وقت آئندہ کے لیے ان گناہوں کو نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیجیے۔ اگر خدا نخواستہ نماز کی پابندی نہیں کی ہے تو پانچوں وقت نماز کی پابندی کا اہتمام کیجیے ہر قسم کی بدعات و خرافات اور رسومات وغیرہ سے بچنے کی فکر کیجیے۔ دنیاوی مشاغل اور مصروفیات کو کم کرنے کی کوشش کیجیے تاکہ رمضان کے سیزن میں زیادہ سے زیادہ وقت لگا کر آخرت کی خوب کمائی کی جاسکے اگر کسی سے ناراضگی یا رنجش ہے تو اسے ختم کریں معاف کرنا اور معافی مانگنا دل کو ہلکا کر دیتا ہے

رمضان رحمت اور مغفرت کا مہینہ ہے اس لیے کوشش کریں کہ اس میں داخل ہونے سے پہلے دل میں کسی کے لیے کینہ نہ ہو۔ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہونے کے لیے 29 شعبان ہی کی شام کو رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام و کوشش کیجیے کیونکہ یہ بھی عبادت ہے کہ ہمیں ایسا نہ ہو کہ رمضان المبارک کا چاند نظر بھی آجائے اور ہمیں خبر ہی نہ ہو اور اس طرح نافل لوگوں میں شمار نہ ہو جائیں رمضان المبارک کے چاند کے متعلق جمہور مسلمانوں کی رفاقت اختیار کیجیے اور اگر مسلمانوں کا ملک ہے تو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ٹیکسی کے فیصلہ پر عمل کیجیے۔ جب رمضان المبارک کا چاند نظر آجائے یا چاند نظر آنے کا فیصلہ ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو گیا ہے اور انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں اس پر جتنا بھی ہو سکے اللہ رب العزت کا شکر ادا کیجیے اور اس مہینے کی قدر کرنے کی توفیق حاصل ہونے کی رب تعالیٰ

کے حضور دعاء کیجیے۔ یاد رکھئے کہ رمضان المبارک کا مہینہ چاند نظر آنے پر مغرب کے بعد ہی سے شروع ہو جاتا ہے لہذا 29 شعبان کو ہی آپ کی رمضان المبارک کے لیے بھرپور تیاری ہو جانا چاہیے پہلے سے تراویح اور قرآن مجید صحیح سنانے والے مناسب امام کی اقتداء میں تراویح میں قرآن سننے کا انتظام کیجیے جو حافظہ نماز تراویح اور قرآن مجید بہت تیز پڑھتے ہیں اور نماز و قرأت کے اصولوں کا لحاظ نہیں کرتے اور انھیں مسائل کی بھی واقفیت نہیں ہوتی یا ان کی وضع قطع شریعت کے مطابق نہیں ہوتی ان سے احتراز رکھنے میں ہی سلامتی و عافیت ہے۔ رمضان صدقہ و خیرات کا بہترین موقع ہے اگر آپ پر زکوٰۃ فرض ہے تو اس کا حساب پہلے سے لگائیں مستحقین کی فہرست بنائیں تاکہ رمضان میں آسانی سے ادائیگی ہو سکے۔ ضرورت مندوں کی مدد کا ارادہ کریں تاکہ آپ کا رمضان دوسروں کے لیے بھی خوشیوں کا سبب بنے۔

اللہ رب العزت ہمیں رمضان کی صحیح قدر کرنے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

استقبالِ رمضان نظامِ اوقات اور روحانی تیاری کی ضرورت

محترم قارئین دل بے حد مسرور اور شادال ہے کہ چند ہی لمحوں بعد ایک مرتبہ پھر رمضان المبارک کا وہ بابرکت اور عظیم مہینہ ہماری زندگی میں جلوہ افروز ہونے والا ہے اس عظیم نعمت پر رب العالمین کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر اپنی رحمتوں مغفرتوں اور برکتوں کے موسم سے فیض یاب ہونے کا موقع عطا فرمایا رمضان وہ مہینہ ہے جس میں عبادت کا لطف دو بالا ہو جاتا ہے نمازوں کی حاضری میں خشوع و خضوع بڑھ جاتا ہے مساجد نمازیوں سے آباد ہو جاتی ہیں اور تراویح میں قرآن شریف کو شوق و محبت کے ساتھ سننے اور پڑھنے کا ایک خاص روحانی سرور حاصل ہوتا ہے ذکر و دعا تلاوت و استغفار اور نیکیوں کی مختلف صورتوں کا جو حسین امتزاج اس مہینے میں نصیب ہوتا ہے وہ سال بھر میں کسی اور وقت میں نہیں آتا اسی احساس کے ساتھ دل میں ایک پاکیزہ خوشی و شکر گزاری اور عزم کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے کہ اس مبارک مہینے کو قدر و منزلت کے ساتھ گزارا جائے اور اس کے ہر لمحے کو اپنے لیے ذریعہ سعادت بنایا جائے۔ رمضان المبارک اہل ایمان کے لیے صرف ایک بابرکت مہینہ نہیں ہے بلکہ اصلاح باطن اور قرب الہی کا سنہرا اور بیش قیمتی موقع ہے یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں رحمتوں کی بارش ہوتی ہے مغفرت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جنت کی راہیں آسان کر دی جاتی ہیں خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس عظیم مہمان کی آمد سے پہلے ہی اپنے دل و دماغ اور اپنے اوقات کو اس کے استقبال کے لیے تیار کر لیتے ہیں کیونکہ جو مہمان جتنا معزز ہو اس کی تیاری بھی اتنی ہی اہتمام اور سنجیدگی کے ساتھ کی جاتی ہے۔

استقبالِ رمضان صرف یہی نہیں ہے کہ چند جلسے سن لیتے کچھ بیانات میں شرکت ہو گئی اور کچھ مضامین پڑھ لئے بلکہ رمضان المبارک کا حقیقی استقبال یہ ہے کہ اس آنے والے مبارک مہینے کے لئے اپنے روز کے نظام العمل میں کچھ تبدیلی لائیں مصروفیات اور مشغولیات سے وقت کو فارغ کرنے کا نظم بنائیں کیوں کہ دنیا میں کوئی کام بغیر نظام العمل کے محسن و خوبی پائے تکمیل کو نہیں پہنچتا تو عبادات کا نظام بغیر نظم و ضبط کے کیسے قابو میں آسکتا ہے؟ اس لئے اس کے واسطے ہر مسلمان کو رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہی اپنے معمولات کا ایک جائزہ لینا ضروری

ہے اور لایعنی وفضول کاموں سے اجتناب کرتے ہوئے رمضان المبارک کا نظام معمل ترتیب دینا چاہیے تاکہ سلیقہ و سہولت کے ساتھ وقت کی رعایت و پابندی کے ساتھ رمضان المبارک کو گزارا جائے اور عبادتیں انجام دی جائیں مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کا استقبال اور اس کی تیاری یہ ہے کہ انسان پہلے یہ سوچے کہ میں اپنے روزمرہ کے کاموں میں سے مثلاً تجارت ملازمت زراعت وغیرہ کے کاموں میں سے کن کن کاموں کو مؤخر کر سکتا ہوں ان کو مؤخر کر دے اور پھر ان کاموں سے جو وقت فارغ ہو اس کو عبادت میں صرف کرے (اصلاحی خطبات ۱۰/۵۷) اس طرح اگر رمضان المبارک کا استقبال ہو تو پھر واقعی ہر مؤمن نیکوں کو سمیٹنے اور اعمال کو انجام دینے میں اس قدر مصروف ہو گا کہ اسے بے کار اور لایعنی امور میں پڑنے اور وقت کو غیر ضروری چیزوں میں ضائع کرنے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔

اے اللہ رب العزت ہمیں اس رمضان میں گناہوں سے سچی توبہ کی توفیق دے نیکوں پر ثابث قدمی عطا فرما اور اس مہینے کو ہماری زندگی میں حقیقی تبدیلی کا ذریعہ بنا دے آمین یارب العالمین۔۔۔

رمضان آگیا ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟

محترم قارئین رمضان المبارک کی مبارک ساعتیں ہمارے سروں پر سایہ فگن ہیں یہ وہ مہینہ ہے جو سال بھر کی گرد کو جھاڑنے دلوں کو منور کرنے اور روح کو تازگی بخشنے کے لیے آتا ہے یہ صرف کیلنڈر کا ایک مہینہ نہیں بلکہ رحمتوں مغفرتوں اور نجات کا پیغام لے کر آنے والا الہی تحفہ ہے

رمضان المبارک کی قیمتی گھڑیاں اور بابرکت ساعتیں شروع ہو چکی ہیں اور بہت تیزی سے گزرتی جا رہی ہیں جو مہینہ گیارہ مہینوں کے طویل اور لمبے عرصے کے بعد نصیب ہوا تھا اب وہ شروع ہو کر اختتامی سفر کی طرف رواں دواں ہے خوش نصیب نیک بخت اور سعادت مند مرد و خواتین تو اس مہینے کی قدر و قیمت کو جانتے پہنچاتے ہیں مگر غافل لوگوں کو یہ مہینہ کھانے پینے کے معمولات آگے پیچھے ہو جانے سے زیادہ اور کچھ محسوس نہیں ہوتا صرف تین عشروں پر مشتمل یہ مہینہ کتنی تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ گزر جاتا ہے۔ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اس لیے آتا ہے کہ سال کے گیارہ مہینے انسان اپنی مادی مصروفیات میں اتنا منہمک رہتا ہے کہ وہی مصروفیات اس کی توجہ کامرکز بن جاتی ہیں اور اس کے دل پر روحانی اعمال سے غفلت کے پردے پڑنے لگتے ہیں عام دنوں کا حال یہ ہے کہ چوبیس گھنٹے کی مصروفیات میں خالص عبادتوں کا حصہ عموماً بہت کم ہوتا ہے اور اس طرح انسان اپنے روحانی سفر میں جسمانی سفر کی بہ نسبت بہت پیچھے رہ جاتا ہے شریعت کی طرف سے رمضان کے مہینے میں رات اور دن کا ایک جامع پروگرام روزے اور تراویح وغیرہ کی شکل میں تشکیل دے کر مادی مصروفیات کی جگہ روحانی مصروفیات کو مقرر کر دیا گیا اس طرح رمضان کا مہینہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس مبارک مہینے میں ہر مسلمان جسمانی غذا کی مقدار کم کر کے روحانی غذا میں اضافہ کرے اور اپنے جسمانی سفر کی رفتار راہی کر کے روحانی سفر کی رفتار بڑھا دے۔

رمضان صرف سحری اور افطاری کا نام نہیں بلکہ یہ ایک تربیتی کورس ہے جس سے ہر سال مسلمانوں کو گزارا جاتا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کا تعلق اپنے خالق و مالک کے ساتھ مضبوط ہو اسے ہر معاملے میں اللہ سے رجوع کرنے کی عادت پڑے وہ ریاضت اور مجاہدہ کے ذریعے اپنے بُرے اخلاق کو چکے اور اعلیٰ اوصاف و اخلاق اپنے اندر پیدا کرے اس کے اندر نیکیوں کا شوق اور گناہوں سے پرہیز کا جذبہ بیدار ہو اس کے دل میں اللہ کا خوف اور آخرت کی فکر کی شمع روشن ہو جو اسے رات کی تاریکی اور جنگل کے ویرانے میں بھی غلط کاریوں سے محفوظ رکھے اسی کا نام تقویٰ ہے اور قرآن کریم نے اسی کو روزوں کا اصل مقصد قرار دیا ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ نفس کی ریاضت اور باطن کے تزکیہ و صفائی کا مہینہ ہے یہ انسان کو طاعت و عبادت کا خوگر بنانے اور اس کے دل و نفس کو چمکادینے کا تربیتی نظام ہے اس مبارک مہینے میں اللہ رب العزت کی رحمت کی گھٹائیں برستی ہیں ہدایت و مغفرت کے فیصلے ہوتے ہیں اور جسم و جان سے گناہوں کا میل مٹتا ہے اس مبارک مہینے کی خصوصیت یہ ہے کہ عبادت و بندگی کا راستہ آسان ہو جاتا ہے اور گناہوں و نافرمانیوں سے قدم رکنے لگتے ہیں اجر و ثواب کے خزانے لگتے ہیں اور روزے کے ثواب کو تو ہر طرح کے پیمانے سے بالا تر قرار دیا گیا ہے کہ ابن آدم کے ہر نیک عمل کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک کر دیا جاتا ہے سوائے روزے کے (اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ یہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اسی مبارک مہینے میں ایک عبادت ہے اعتکاف تو اس مبارک مہینے کا بہت پر کیفیت عمل ہے کہ رب کا بندہ مسجد میں ڈیرے ڈال کر اس کی چوکھٹ تھام کر بیٹھ جاتا ہے کہ یہاں سے کچھ لے کر ہی جاؤں گا۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ جس کے شب و روز اور اس کی مقدس گھڑیاں دعائی قبولیت کے لیے خاص تجربہ کاروں کے نزدیک یہ مہینہ تزکیہ نفس اور اصلاح کے لیے بے حد مفید ثابت ہوا ہے کیونکہ اس مہینے میں کم کھانا پینا کم سونا کم ملنا جلنا اور کم بولنا چالنا پر آسانی عمل ہو جاتا ہے رمضان المبارک کا مہینہ بہت ہی خیر و برکت کا مہینہ ہے اور آخرت کی کمائی کا بہت بڑا سیزن ہے جیسا کہ ہر چیز کا ایک سیزن ہوتا ہے اور اس سیزن میں خوب کمائی ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخرت کی کمائی کے لیے مختلف مواقع فراہم ہوتے رہتے ہیں ان میں سے ایک اہم اور عظیم موقع بلکہ نعمت رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہے اور دراصل یہ پورے سال کے لیے ایک تربیتی کورس کی اہمیت رکھتا ہے لہذا حتی الامکان اس مبارک مہینے کی کوئی ساعت کوئی لمحہ اور کوئی منٹ خالی اور ضائع نہیں جانا چاہیے۔ لیکن ہم لوگوں کی حالت اور مزاج کچھ ایسا بن گیا ہے کہ جہاں کسی عبادت کا موقع حاصل ہوتا ہے اور آخرت کی کمائی کا سیزن سامنے آتا ہے تو فوراً دنیا کمانے کی سوچ آتی ہے۔ رمضان کا مہینہ ہو یا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا موقعہ یا حج و عمرہ کی عبادت کا زمانہ جو کہ آخرت کی کمائی اور آخرت کی تجارت کے بہترین اور عمدہ مواقع ہوتے ہیں ہم ان مقدس اور بابرکت زمانوں کو بھی آخرت کے بجائے دنیا کی کمائی اور دنیا کی تجارت کا ذریعہ بنا لیتے ہیں اور تعجب و افسوس تو یہ ہے کہ ان موقعوں پر دنیا کمانے کے لیے حرام سے بھی نہیں بچتے رمضان المبارک کو بھی بہت سے لوگوں نے دنیا کمانے اور دنیا کی تجارت کا زمانہ سمجھ لیا ہے یہ لوگ آخرت کی کمائی سے زیادہ اس مہینے میں دنیا کمانے کی فکر کرتے ہیں۔ رمضان کی آمد دراصل ایک روحانی انقلاب کی دعوت ہے یہ وہ مقدس موسم ہے جس میں عبادت آسان ہو جاتی ہے

نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے دعا کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دلوں میں تقویٰ کی شمع روشن ہوتی ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی پوری رحمتوں کے ساتھ ہم پر آچکا ہے اس کے اندر اللہ رب العزت کی طرف سے رحمتیں موسلا دھار بارش سے زیادہ تیز برستی ہیں۔ اللہ رب العزت کی طرف سے مغفرت عام کر دی جاتی ہے جہنم سے خلاصی کا پروانہ عام جاری کر دیا جاتا ہے حدیث پاک میں ہے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس ماہ کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے خلاصی کا ہے۔ ان رحمتوں اور مغفرتوں کو لوٹنے کا وقت ہے لہذا رمضان المبارک کو خوب قیمتی بنائیے۔

تو آئیے رمضان کی آمد کو صرف ایک روایت نہیں بلکہ ایک انقلاب بنائیں اپنے اندر بھی اپنے گھروں میں بھی اور اپنے معاشرے میں بھی۔

اللہ رب العزت ہمیں اس مبارک مہینے کی حقیقی قدر کرنے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین۔۔۔

رشحاتِ قلم

محمد عادل ارریاوی

ولد جناب محمد ابن الحق صاحب

مقام سیسونا پوسٹ جوکی ہاٹ

ضلع ارریہ صوبہ بہار الہند

پن کوڈ (۸۵۳۳۹)

موبائل نمبر:- (8235703061)

